بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغا تسور عباس حیدری (حفظہ اللہ) اور مفتی محمد حنیفہ سلفی کا مناظرہ

موضوع

علي ابن الجعد کا قول
" مات معاوية على غير الإسلام "

کتاب کی سند پر بحث
روایت کی سند پر بحث
روایت کے متن پر بحث

قارئین کرام مناظرہ پڑھنے سے پہلے میں آپ کو ایک نقطہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس مناظرے میں مناظر شیعہ ہو یا سنی ان کی تحریر مکمل ہونے کے بعد ہم نے آخر میں لفظ "انتھی" کا استعمال کیا ہے تا کہ قارئین کیلئے آسانی ہو سکے کہ یہ لفظ تحریر کے ختم ہونے کے بعد آخر میں استعمال کیا گیا ہے یعنی یہاں مناظر کا بیان ختم ہوا۔۔

:: مفتی محمد حذیفہ

صحیح بخاری میں کوئی راوی ایسا بتائیں جو رافضی ہو پھر دیکھتے ہیں شیعہ کتنا پانی میں ہیں یاد رہے شیعہ راوی نھیں دیکھانا بلکہ رافضی راوی دیکھانا ھے اور متقدمین و متاخرین میں شیعہ اور رافضی میں فرق کو سمجھ لینا کہ شیعہ کی تعریف کیا ہوتی ہے اور رافضی کی تعریف کیا ہوتی ہے ٹھیک ھے بلاشبہ شیعہ راوی کثیر تعداد میں موجود ہیں لیکن ہمارا کہنا ہے کہ صحیح بخاری میں ایک بھی راوی رافضی موجود نھیں ہے، پہلے جاو تعریفیں سیکھو اور اصول سیکھو اس کے بعد آ کر بات کرو۔۔۔

انتھی۔۔

:: آغا قسور عباس حیدری

او کے ٹھیک ہو گیا۔

رافضی راوی جو صحابہ کو کیا کیا کہتے ہیں، میں دیکھتا ہوں تیار رہنا اور جو دلائل میں دوں گا انکے جوابات لازمی دینا۔۔

حذیفہ صاحب آپ تو بڑی باتیں کر رہے تھے کہ ہمارے علماء نے روافض کو یہ کیا وہ کیا۔۔

اب یہ " علی بن الجعد " شیعہ (رافضی) ہے اور امام بخاری کا استاد بھی ھے اور انھوں نے اپنے استاد سے روایات بھی اپنی صحیح میں نقل کی ہیں ۔۔

: اب دیکھیں " علی بن الجعد " معاویہ کے متعلق کیا کہتا ھے

وسمعت أبا عبد الله، وقال له دلویة: سمعت علی بن الجعد یقول: مات والله معاویة علی غیر الإسلام

دلویہ نے علی بن الجعد کو کہتے ہوئے سنا

معاویہ ابن ابی سفیان کا انتقال ہوا اسلام کے علاوہ یعنی کفر پر "۔۔۔"

مسائل الامام احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۱۵٤

اب کیا کہنا ہے آپ کا رافضی شیعہ ہیں یا نہیں صحیح بخاری میں ؟؟

آپ روافض کو کافر کہہ رہے ہیں اور آپ کے امام بخاری روافض کے شاگرد ہیں اور آپ کا دین بھی رافضیوں سے آرہا ہے۔۔۔

انتھی۔۔

:: مفتی محمد حذیفہ

قارئین کرام اس سے پہلے بھی نے ایک رافضی کے رد میں ایک مختصر رد لکھا تھا وہ بھی لگا رہا ہوں اسکے تفصیلی رد بھی شامل کر رہا ہوں۔

🍁دفاع معاویۃ ابن ابي سفيان رضي الله عنهما عليه السلام 🍁

خادم حدیث الرسول ﷺ محمد حذیفۃ ✍

ذوالفقار مشرقی نامی رافضی کی قلابازیوں کا رد (قسط:- ٤)

یحیی ابن عبد الحمید حمانی (شیعہ رافضی) اور سیدنا معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ذوالفقار مشرقی لکھتا ہے

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اپنی سند سے زیاد بن ایوب دلویہ سے جس نے کہا کہ اس نے سنا ابن عبد الحمید کو کہتے ہوئے :کہ

"معاویہ ابن ابی سفیان کا انتقال ہوا اسلام کے علاوہ یعنی کفر پر۔"

نعوذ باللہ

[تاریخ بغداد]📖

- اب دیکھیں اس رافضی خبیث نے کیسے خیانت سے قول پیش کیا ہے آدھا ادھورا قول اگر یہ پورا قول پیش کر دیتا تو اس کا رد ہو جاتا اب :میں یہاں پر پورا قول پیش کرتا ہوں ملاحظہ کریں

:امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے کہا

. أخبرنا العتيقي، أخبرنا يوسف بن أحمد الصيدلاني، حدثنا محمد بن عمرو العقيلي، حدثني أحمد بن محمد بن صدقة قال: سمعت زياد بن أيوب دلويه "

وأخبرنا القاضي أبو بكر محمد بن عمر الداودي، أخبرنا محمد بن العباس بن الفرات، حدثنا محمد بن عبد الله الشافعي قال: سمعت أبا شيخ الأصبهاني :يقول

سمعت دلويه يقول: سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول: كان معاوية. وفي حديث العتيقي: مات معاوية على غير ملة الإسلام. وزاد الداودي قال ". دلويه: كذب عدو الله

زیاد بن ایوب دلویہ رحمہ اللہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے یحییٰ ابن عبد الحمید کو کہتے ہوئے سنا کی معاویہ کا انتقال ہوا اسلام کے علاوہ یعنی" کفر پر (نعوذ باللہ)

اس پر زیاد بن ایوب دلویہ رحمہ اللہ نے کہا: یہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔

[تاریخ بغداد: ۱۸۱/٤]

- **قارئین کرام دیکھا آپ نے زیاد بن ایوب رحمہ اللہ نے حمانی کا قول کا رد ہی کر دیا اور یہ اس پر جرح مفسر کافی ہے کیونکہ راوی اپنی روایت کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔**

اس کے بعد مغالطہ دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

یحیی ابن عبد الحمید کے اس قول کے بعد زیاد بن ایوب نے اپنی رائے دی ہے کی یہ جھوٹ ہے یحییٰ ابن عبد الحمید سے فر کہتا ہے۔

اور اس سے یحییٰ ابن عبد الحمید پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بس یہ لگتا ہے کی یہ ان کی خود کی رائے اور قول تھا۔

قارئین کرام دیکھا آپ نے کتنی آسانی سے اس جاہل رافضی نے ایک مجروح شخص کو بچایا تو بچایا بلکہ اہل سنت کا امام بھی بنا دیا۔

اب دیکھیں ذھبی رحمہ اللہ کا کیا نظریہ ہے یحییٰ ابن عبد الحمید پر امام ذھبی رحمہ اللہ اپنی کتاب "میزان الاعتدال" میں اسے ذکر کرتے ہیں فر فرماتے ہیں

"یحیی ابن عبد الحمید کوفی الحافظ "

"روی عن شریک وطبقتہ۔"

''شریک اوراس کے طبقے کے افراد سے روایت نقل کی ہے''

". وثقہ یحیی بن معین وغیرہ"

''اوریحییٰ ابن معین رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا۔''

". وأما أحمد فقال: کان یکذب جھارا"

''جہاں تک امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں یہ کھلم کھلا جھوٹ بولا کرتا تھا''

(نوٹ:-امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کا باسند یہ قول "جرح وتعدیل لاابن ابی حاتم "میں میں موجود ہے)۔

". وقال النسائي: ضعیف"

"اور امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

". وقال البخاري: کان أحمد وعلی یتکلمان فیہ"

''امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ وامام ابن نمیر رحمہ اللہ اس کے بارے میں کلام کیا کرتے تھے''

نوٹ:-میزان الاعتدال میں ابن نمیر کی جگر علی ابن مدینی چھپ گیا ہے لیکن "تاریخ الکبیر للبخاری" میں ابن نمیر ہیں والحمد للہ)

". وقال محمد بن عبداللہ بن نمیر: ابن الحمانی کذاب"

''ابن نمیر رحمہ اللہ نے کہا: ابن حمانی کذاب ہے۔''

". وقال-مرۃ: ثقۃ"

"ایک مرتبہ کہا وہ ثقہ ہے"

(نوٹ:- صحیح بات وہی ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی "تاریخ الکبیر" میں لکھی ہے۔)

"ابن عدی نے کہا لا باس بہ"

"کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

:اس کے بعد امام ذھبی رحمہ فرماتے ہیں

". قلت: إلا أنه شيعي بغيض"

". میں کہتا ہوں: البتہ یہ بغض رکھنے والا شیعہ ہے"

اس کے بعد امام ذھبی رحمہ اللہ نے وہی قول پیش کیا جو اوپر گزر چکا ہے۔

". قال زياد: كذب عدو الله"

"زیاد (یعنی دلویہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں: اللہ کے اس دشمن نے جھوٹ کہا ہے۔"

:اس کے بعد امام ذھبی رحمہ فرماتے ہیں

". قلت: ضعف"

. میں کہتا ہوں: اسے ضعیف قرار دیا گیا"

[میزان الاعتدال:#۹۵۷۵]📖

انصاف پسند لوگ فیصلہ کرے جسے امام اہل سنت بنایا جارہا ہے وہ ایک شیعہ رافضی ہے اس کی یہ بات کیوں قبول کی جائے؟

:امام ذھبی رحمہ اللہ اپنی کتاب "مغنی فی الضعفاء" میں فرماتے ہیں

يحيى بن عبد الحميد الحماني، : "حافظ منكر الحديث" وقد وثقه ابن معين وغيره، وقال أحمد بن حنبل: "كان يكذب جهارا" وقال النسائي: "ضعيف"۔

[#المغني: ٧٠٠٦]

- قارئین دیکھا آپ نے امام ذھبی رحمہ اللہ نے اس پر جرح کر دی "منکر الحدیث" کی اس کے باوجود کی ابن معین رحمہ اللہ کی توثیق ان کے علم میں تھی، یہاں پر میں ایک نکتہ بتاتا چلوں کی یحییٰ ابن معین کی توثیق اس کے کلام سے پہلے کی ہے اس کا یہ کلام یحییٰ ابن معین رحمہ اللہ کے علم میں نہیں تھا کیونکہ یحییٰ ابن معین رحمہ اللہ کا اصول ملاحظہ کریں:

:امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"وكل يشتم عثمان أو طلحة أو أحدا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، دجال لا يكتب عنه وعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين"

اور ہر وہ شخص جو عثمان یا طلحہ رضی اللہ عنہما یا نبی ﷺ کے کسی ایک صحابی (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو گالی دے تو وہ شخص دجال ہے، اس ‘‘ ’’ سے (کچھ بھی) نہ لکھا جائے اور ایسے شخص پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

[#تاریخ ابن معین: روایہ الدوری: ٢٦٧٠]

قارئین دیکھا آپ نے امام ابن معین رحمہ اللہ کا اصول کسی ایک صحابی کو گالی دینے والے پر کتنا سخت کلام کیا وہ ایسے شیخص کو "ثقہ" • کہیں گے ؟ان کے علم میں اس کا عقیدہ نہیں ہو گا اس وجہ سے ثقہ کہا اگر ابن معین رحمہ اللہ کو اس کا یہ عقیدہ معلوم ہوتا تو قطعاً ثقہ نا کہتے۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا کی جس کو اہل سنت کا امام کہا جا رہا تھا وہ امام تو دور ثقہ بھی نھیں ہے بالفرض مان لیا جائے اگر وہ ثقہ ہے تو رافضی شیعہ ہے اور اہل سنت کا مسلمہ اصول ہے کی ثقہ شیعہ رافضی راوی کے مذہب کی تائید میں جب حدیث قبول نہیں کی جاتی، تو پھر کسی مجروح شیعہ رافضی راوی سے منسوب قول کیسے مان لیا جائے !

ایسی لولی لنگڑی دلیلوں سے استدلال کرنا ذوالفقار جیسوں کی اپنی جہالت ہے۔

اب اس قول کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں :

حضرت امیر معاویہؓ اور علی بن الجعدؒ !

حضرت امیر معاویہؓ کی جانب اعتراضاً ایک نئی اور انتہائی سخت بات یہ پیش کی گئی کہ حضرت معاویہؓ کے متعلق متقدمین میں سے امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن الجعد کی رائے بہت زیادہ سخت تھی۔ چنانچہ، امام اسحاق بن ابراہیم بن ہانی (المتوفی: ۲۷۵ھ) کی جانب ایک روایت منسوب ہے :

سمعت أبا عبد الله، وقال دلويه: سمعت علي بن الجعد يقول: مات والله معاوية على غير الإسلام .

ترجمہ: میں نے ابو عبد اللہ (یعنی امام احمد بن حنبلؒ) سے سنا، اور ان سے (زیاد بن ایوب) دلویہؒ نے کہا: میں نے علی بن الجعد کو کہتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم ! معاویہؓ اسلام کے علاوہ (کسی حالت) پر فوت ہوئے۔

[مسائل الإمام أحمد بن حنبل رواية إسحاق بن إبراهيم النيسابوري، جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۵۴، رقم: ۱۸۶۶]

یہ روایت ایک کتاب "مسائل الإمام أحمد بن حنبل" سے ماخوذ ہے جو ان ہی کے شاگرد ابن ہانیؒ کی جانب منسوب ہے۔ جس طرح روایات کی سند ہوتی ہے، اسی طرح کتاب کے نسخہ کی بھی عام طور پر سند ہوتی ہے۔ اس کتاب کے نسخہ کی سند جو اس کے مقدمہ میں بیان کی گئی ہے۔ اگر اس کی جانب غور کیا جائے، تو وہ کامل طور پر معیوب نظر آتی ہے۔ اس کے راوی ابن المني کی ہمیں کوئی توثیق نہیں ملی۔ ابن بطة العكبري مجروح ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

. قُلتُ: لابنِ بَطَّةَ مَعَ فضلِهِ أَوهَامٌ وَغلطٌ

ترجمہ: میں کہتا ہوں: ابن بطہ کے فضل کے علاوہ ان کی روایات کو وہم اور غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

[سیر أعلام النبلاء ط الرسالۃ، جلد ۱۶، صفحہ نمبر ۵۳۰]

اس کے بعد امام ذہبی رحمہ اللہ نے باقاعدہ چند روایات کی مثالیں پیش کر کے ابن بطہ العکبری کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔

اور اس روایت میں غالباً کوئی غلطی ہی ہے کیونکہ یہی روایت دیگر کتب میں مختلف الفاظ اور ایک دوسرے راوی کی طرف منسوب ہو کر مروی ہے۔ خطیب بغدادی روایت کرتے ہیں

أَخبرنا العتيقي، أَخبرنا يوسف بن أَحمد الصيدلاني، حدثنا محمّد بن عمرو العقيلي، حدَّثَنِي أَحْمدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صدقة قَالَ: سمعتُ زياد بْنُ أَيوب دلويه. وأَخْبَرَنَا القَاضِي أَبُو بَكر مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرِ الدَّاوُدِيُّ، أَخبرنا محمّد بن العبّاس بن الفرات، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّافِعِيّ قَالَ: سمعتُ أَبَا الشيخ الأَصبهاني يَقُولُ: سمعتُ دلويه يَقُولُ: سمعتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الحميد يَقُولُ: كَانَ مُعَاوِيَة. وفي حديث العتيقي: مات مُعَاوِيَةَ عَلَى غير ملة الْإِسْلَام. وزاد الداودي قَالَ دلويه: كذب عدو الله.

ترجمہ: احمد بن محمد بن صدقہ اور ابوالشیخ الاصبہانی روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے (زیاد بن ایوب) دلویہ سے سنا: انہوں نے کہا کہ میں نے "یحیی بن عبدالحمید" کو کہتے ہوئے سنا: معاویہ اسلام کے علاوہ کسی ملت پر فوت ہوئے۔ اس پر (زیاد بن ایوب) دلویہؒ نے کہا: اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔

[تاریخ بغداد وذیولہ ط العلمیۃ، جلد ۱۴، صفحہ نمبر ۱۸۱، سیر أعلام النبلاء ط الرسالۃ، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۵۳۳، تھذیب الکمال، جلد ۳۱، صفحہ نمبر ۴۲۹]

غور کیجیئے ! بعینہ وہی روایت ہے اور اس کے راوی سابقہ روایت کی طرح امام زیاد بن ایوب دلویہ رحمہ اللہ ہی ہیں۔اس روایت میں امام زیاد بن ایوب رحمہ اللہ نے اس کلمہ کا کہنے والے شخص کا نام "یحیی بن عبد الحمید" بتایا ہے۔غالباً "مسائل الامام احمد" والی روایت میں بھی "یحیی بن عبد الحمید" ہی مراد تھے اور کاتب کی غلطی سے علی بن الجعد کا نام آ گیا ہے۔

اس روایت میں امام زیاد بن ایوب دلویہ رحمہ اللہ نے یحیی بن عبد الحمید کو ایسی بات کہنے کی وجہ سے باقاعدہ اللہ کا دشمن اور جھوٹا بھی کہا ہے۔جو اس بات کی قوی دلیل ہے کہ اہل سنّت کے نزدیک سیدنا معاویہؓ کی تنقیص حرام بلکہ سخت حرام ہے۔

بلکہ یہ بات اس لیے بھی مشکل ہے کہ حضرت معاویہؓ سے تو امام علی بن الجعد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں روایت لی ہے۔[مسند ابن الجعد، صفحہ نمبر ۱۱۶۰، رقم: ۳۴۶۹] مگر کیا یہ ممکن ہے کہ ایک محدث اور بڑا امام دین کے متعلق کوئی روایت ایک ایسے شخص سے لے جسے وہ کافر مانتا ہے ؟

اب مزید وضاحت کرتے ہوئے عرض ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ کی ایک کتاب کی جانب اس روایت کو منسوب کیا گیا ہے، خود امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی سیدنا معاویہؓ کی تنقیص کے متعلق رائے بھی پیش ہے۔امام خلال رحمہ اللہ نے روایت کیا :

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ موسَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ سِنْدِيٍّ قَرَابَةَ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيِّ قَالَ: كُنْتُ، أَوْ حَضَرْتُ، أَوْ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، لِي خَالٌ ذُكِرَ أَنَّهُ يَنْتَقِصُ مُعَاوِيَةَ، وَرُبَّمَا أَكَلْتُ مَعَهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُبَادِرًا: «لَا تَأْكُلْ مَعَهُ

ترجمہ: ایک شخص نے امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل سے پوچھا: اے ابو عبداللہ ! میرے چچا معاویہؓ کی تنقیص کرتا ہے، کیا میں اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا سکتا ہوں ؟ تو ابو عبداللہ (یعنی امام احمد رحمہ اللہ) نے جواب دیا: اس کے ساتھ بیٹھ کہ نہ کھاؤ۔

[السنۃ لأبي بكر بن الخلال، جزو ۲، جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۴۸، رقم: ۶۹۳، قال المحقق: اسنادہ صحیح]

انتہی۔۔

:: آغا قسور عباس حیدری

بھیا آپ نے تو بہت جلد کر دی ہے۔ علمی بات ہے یا نہیں وہ ہمارے جوابات کے بعد بتایئے گا۔

بھیا اتنے جزبات میں آنا صحیح نہیں ہے۔۔

آپ نے کاپی پیسٹ کر دیا لیکن ہم کاپی پیسٹ نہیں کریں گے، دلائل نکال کے آپ کے سامنے رکھیں گے لہذا آپ تھوڑا صبر کر لیجیئے اور جزبات کو بھی قابو میں کیجیئے۔۔

السلام و علیکم

امید ہے تمام برادران خیر وعافیت سے ہونگے۔جناب علامہ حذیفہ صاحب نے ہماری دلیل پر کچھ اعتراضات پیش کیئے ہیں جن کا جواب ان کی غیر موجودگی میں دیا جارہا ہے لیکن جناب مفتی شعیب صاحب یہ جوابات ان تک پہنچائیں گے تو قارئین کرام جواب تھوڑا طویل ہو سکتا ہے اس لیئے آپ سب سے گزارش ہے کہ برائے کرم غور سے پڑھیئے گا۔۔

: ہم اپنی بات کو چار حصوں میں رکھ لیتے ہیں

١۔کتاب مسائل الامام احمد بن حنبل کی سند کے راوی ابن المنی پر جواب۔۔

٢۔مذکورہ کتاب کے راوی ابن بطہ پر جواب۔۔

٣۔امام زیاد بن ایوب دلویہ کے دوسرے قول کا جواب۔۔

٤۔اگر ابن الجعد کی نظر میں معاویہ کافر تھے تو پھر کافر سے بھلا کوئی روایات لیتا ہے؟جبکہ علی بن الجعد نے اپنی مسند میں معاویہ سے روایات لی ہیں۔۔

: پوائنٹ نمبر ١

ابن المنی جو کہ اس کتاب کی سند کا راوی ہے اس کی توثیق ہمیں نھیں ملی؟؟

: جواب

عجیب بات ہے کہ آپ اتنے علم کے دعویدار تھے لیکن اپنے ہی علماء آپ کو نھیں ملتے ؟

ہم دیکھاتے ہیں اسکی ثناء آپ کے کس کس عالم نے کی ہے۔۔

امام شھاب الدین ابو فلاح دمشقی نے کتاب "شذرات الذھب فی اخبار من ذھب" جلد ٧ صفحہ ٤٢٦ پر ابن المني کو المفتي الِامام، الفقيه الحنبلي جیسے الفاظ سے یاد کیا ھے۔۔

امام حافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب اپنی کتاب "الذيل على طبقات الحنابلة" جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ میں ابن المني کا ذکر "وكان فقيها، فاضلاً، حسن المناظرة، مشكور الطريقة، كثير التلاوة للقرآن الكريم" جیسے الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں۔۔

امام ذھبی نے اپنی کتاب "سیر اعلام النبلاء" جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۲،۲۵۳ میں ابن المني کا "المفتي المعمر، وكان عدلاً، رئيسا، اماماً، فقيها، وكان من جلة العلماء" جیسے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔۔

امام صلاح الدین صفدی نے اپنی کتاب "الوافي بالوفيات" جلد ۵ صفحہ ۳۵ میں ابن المني کا ذکر "وكان فقيها مفتياً حسن الكلام في مسائل الخلاف عدلاً متميزاً" کے ساتھ کیا ہے۔۔

حذیفہ صاحب دیکھ لیجیئے ابن المني کیلئے علماء نے امام، فقیہ، عادل، رئیس، فاضل جیسے کلمات ذکر کیئے ہیں اور یہ ان کی توثیق ہی ہے۔۔

: پوائنٹ نمبر ۲

ابن بطہ میں اغلاط اور وھم پائے جاتے ہیں۔۔

: جواب

جناب کیا جو راوی غلطیاں کرتا ہو یا اس کو وہم ہوتا ہو تو کیا وہ مطلقاً ضعیف ہوتا ہے ؟

اگر ہوتا ہے تو ہم صحیحین کے راوی نکالتے ہیں جن پر اغلاط اور اوھام کی جرح ہے تو کیا آپ ان سب کو مطلقاً ضعیف کہیں گے ؟

آپ نے خود فرمایا ہے کہ ذہبی نے ان کی غلطیوں والی کچھ روایات بھی ذکر کی ہیں لیکن آگے آپ نے احتمال دے دیا یہ کہہ کر کہ

غالبا اس روایت میں بھی کوئی غلطی ہے "۔۔ "

حذیفہ صاحب کیا آپ فقط احتمال کی بناء پر روایات اڑا دیتے ہیں ؟

کوئی بھی اٹھے اپنا احتمال دے اور روایات اڑ گئی ؟؟

میرے محترم! ایسے نہیں ہوتا ہے آپ جب تک اس روایت میں غلطی کے امکان کو واضح طور پر ثابت نہیں کریں گے تب تک تو کچھ بھی آپ کے حق میں نہیں جاتا اور جو ایک دلیل آپ نے دی ہے اس کا بھی حل آپ کو نکال دیتے ہیں۔۔۔

: پوائنٹ نمبر ۳

جب زیاد بن ایوب دلویہ خود کہہ رہے ہیں کہ یحیی نے جھوٹ کہاہے تو وہ خود علی بن الجعد سے کیسے یہ قول نقل کر سکتے ہیں؟؟

: جواب

محترم! آپ نے بہت بڑی غلطی کر دی یہاں بلکہ اس معاملے میں آپ کے بڑے بڑے علماء نے بھی بہت کچھ گھمایا ہے۔۔

یہاں آپ نے یا تو غلطی کی یا دھوکہ دینے کی کوشش کی۔

:روایت کے الفاظ ہیں

أخبرنا العتيقي، أخبرنا يوسف بن أحمد الصيدلاني، حدثنا محمّد بن عمرو العقيلي، حدَّثنِي أحمد بن مُحَمَّد بن صدقة قَالَ: سمعتُ زياد بْن أيوب دلويه. وأَخْبَرَنَا القَاضِي أَبُو بَكر مُحَمَّد بْن عُمَر الدَّاوُدِيُّ، أخبرنا محمّد بن العبّاس بن الفرات، حَدَّثَنَا مُحَمَّد بْن عَبْد اللَّه الشَّافِعِيّ قَالَ: سمعتُ أَبَا شَيخ الأصبهاني يَقُولُ: سمعتُ دلويه يَقُولُ: سمعتُ يَحْيَى بْن عَبْد الحميد يَقُولُ: كَانَ مُعَاوِيَة. وفي حديث العتيقي: مات مُعَاوِيَة عَلَى غير ملة الإِسْلَام.

.وزاد الداودي قَالَ دلويه: كذب عدو الله

داودی نے یہ اضافہ کیا یا زیادتی کی کہ دلویہ نے کہا کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا،، لیکن جو ترجمہ حذیفہ صاحب آپ نے کیا ہے اس میں آپ نے "داودی کے اضافے "کا ذکر کیوں نہیں کیا؟؟؟

دوسری بات کہ داودی کیسے کہہ رہے ہیں کہ دلویہ نے کہا؟؟

اس کی سند دیکھیں ☚ وأَخْبَرَنَا القَاضِي أَبُو بَكر مُحَمَّد بْن عُمَر الدَّاوُدِيُّ، أخبرنا محمّد بن العبّاس بن الفرات، حَدَّثَنَا مُحَمَّد بْن عَبْد اللَّه الشَّافِعِيّ قَالَ: سمعتُ أَبَا شَيخ الأصبهاني يَقُولُ: سمعتُ دلويه يَقُولُ:،،، ☚ اس میں داودی نے محمد بن عباس سے سنا اور اس نے محمد بن عبداللہ شافعی سے اس نے ابو شیخ اصفہانی سے اور اس نے دلویہ سے سنا،،،۔

داودی اور دلویہ کے درمیان تین راوی ہیں۔ داودی کو کیسے خبر آگئی کہ دلویہ نے یہ کہا ہے؟؟

اور یہ الفاظ دلویہ کے نہیں ہیں بلکہ اسی سند میں داودی نے اضافہ کیا ہے۔۔

: ملاحظہ ہوں امام عقیلی کی سند جس میں داودی ہے اور نہ داودی کے وہ الفاظ

حدثني أحمد بن محمد بن صدقة، قال: سمعت زياد بن ايوب دلويه، سمعت يحيى بن عبد الحميد، يقول: مات معاوية على غير ملة الإسلام۔

الضعفاء الكبير الإمام العقيلي صفحہ ٤١٤

جناب حذیفہ صاحب واضح دلیل دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی،،،۔۔

دلویہ کہتے ہیں کہ یحیی بن عبدالحمید نے کہا کہ معاویہ غیر اسلامی طور پر مرا ہے۔۔

بس روایت یہی پر ختم۔۔

مطلب کہ جو الفاظ داودی نے ڈالے تھے کہ دلویہ نے کہا ک "اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا" وہ الفاظ دلویہ کے نھیں بلکہ داودی نے خود سے ڈال دیئے ہیں کیونکہ اگر وہ الفاظ دلویہ کے ہوتے تو اس سند میں بھی ہوتے۔۔۔

لہذا یہاں بھی آپ کا علم کم پڑ گیا محترم۔۔

: ایک اور بات بتاتا ہوں کہ اسی حدیث کو لے کر امام ذہبی نے کیا کہا ملاحظہ فرمائیں

. قال أبو شيخ: قال دلويه: كذب عدو الله

سیر أعلام النبلاء جلد ١٠ صفحہ ٥٣٣

: اب یہاں مزے کی بات دیکھیں کہ امام ذہبی ایک نئی بات لے آئے

ابو شیخ نے کہا کہ دلویہ نے کہا کہ یحیی اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے"۔۔۔ "

یہاں امام ذہبی نے ابو شیخ کی طرف قول کی نسبت دے دی کیونکہ داودی کی تو دلویہ سے ملاقات ثابت ہی نھیں تو ایسے پینترا بدل لیا گیا۔۔

واہ 🙂۔

ایک اور مزے کی بات یہاں یحیی بن عبدالحمید نے بھی کہا کہ معاویہ مذہبِ اسلام کے علاوہ دنیا سے گیا ہے۔۔

: اب لطف کی بات یہ ہے کہ اس یحیی بن عبدالحمید کو اھل سنت کے کافی سارے علماء قبول کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

امام ذہبی کتاب سیر أعلام النبلاء جلد ١٠ صفحہ ٥٢٦ میں ان کو "الحافظ الإمام الكبير" جیسے الفاظ سے ذکر کرتے ہیں۔۔

: پھر صفحہ ٥٣٢ پر توثیق نقل کرتے ہیں

. وقال مطين: سألت محمد بن عبد الله بن نمير عن يحيى الحماني، فقال: هو ثقة، هو أكبر من هؤلاء كلهم، فاكتب عنه

: پھر صفحہ ٥٣٤ پر دوبارہ توثیق نقل کرتے ہیں

.وأمايحيى بن معين: فروى عنه عباس: أبو يحيى الحماني ثقة، وابنه ثقة

.وقال أحمد بن زهير عنه: يحيى الحماني ثقة

: پھر صفحہ ۵۳۵ پر لکھتے ہیں

. وروى عنه عثمان بن سعيد: صدوق مشهور، ما بالكوفة مثله، مايقال فيه إلا من حسد

عثمان بن سعید سے مروی ھے انھوں نے کہا: صدوق مشھور ھے، اس کا کوفہ میں کوئی ثانی نھیں ہے اور کہا کہ اس پر کلام (جرح) حسد کی بناء پر کیا گیا ہے۔۔

وقال عن ابن معين عبد الخالق بن منصور: صدوق ثقة

. وقال أحمد بن منصور الرمادي: هو عندي أوثق من أبي بكر بن أبي شيبة، وما يتكلمون فيه إلا من الحسد

احمد بن منصور کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور اس پر کلام (جرح) حسد کی وجہ سے کیا گیا ہے۔۔

.(6) وقال أحمد بن زهير، عن ابن معين: ماكان بالكوفة في أيامه رجل يحفظ معه، وهؤلاء يحسدونه

احمد بن زھیر نے بھی یہی کہا کہ ان پر جرح ان سے حسد کی وجہ سے کی گئی ہے۔۔۔

سير أعلام النبلاء-الذهبي-ج ١٠ -الصفحة ٥٣٥

حذیفہ صاحب بات ہی ختم ہوگئی کہ یحیی بن عبد الحمید پر جرح ان سے حسد کی بناء پر کی گئی ہے۔۔

پوائنٹ نمبر ٤ :

کیا کوئی امام کسی ایسے شخص سے روایات لے سکتا ہے جسے وہ کافر مانتا ہو ؟

جواب :

ہاں جی ! جناب بلکل، زیادہ دور کی مثال نھیں دوں گا بلکہ بخاری کی مثال ہی دوں گا ملاحظہ فرمائیں :

اب ذرا غور کیجیئے گا جناب

سیر اعلام النبلاء میں امام ذھبی نے امام حاکم کی سند سے روایت نقل کی ھے جس میں ذکر ہوا ہے کہ

امام بخاری فرماتے ہیں :

نظرت في كلام اليهود والنصارى والمجوس، فما رأيت أحدا أضل في كفرهم من الجهمية، وإني لأستجهل من لا يكفرهم .

" میں نے یہود و نصاری و مجوس کے کلام پر نظر کی لیکن میں نے جھمیہ (ایک فرقہ) سے زیادہ گمراہ کافر کسی کو نھیں پایا اور جو انھیں کافر نھیں کہتا میں اسے جہالت سے تعبیر کرتا ہوں" ۔۔

سیر أعلام النبلاء جلد ١٢ صفحہ ٤٥٦

اب اس کے حاشیہ میں محقق شعیب الارنوط لکھتے ھیں :

وهو من الغلو والافراط الذي لا يوافقه عليه جمهور العلماء سلفا وخلفا، وكيف يحكم بكفرهم، ثم يروي عنهم، ويخرج أحاديثهم في صحيحه الذي انتقاه وشرط فيه الصحة؟!

" یہ امام بخاری کا غلو ہے اور بخاری کیسے جھمیہ پر کفر کا فتوی دے سکتے ہیں جبکہ بخاری نے خود اپنی صحیح میں جھمیہ سے روایات لی ہیں" ۔۔

کیا ہے ؟؟ Concept اب سمجھ آیا حذیفہ صاحب کہ خود کافر کہہ کر خود روایات لینے والا

کہنے کو تو بہت کچھ تھا لیکن بات تمام کر رہا ہوں خلاصہ دے کر :

۱۔آپ نے ابن المنی کو مجہول کہا اس کے حالات پیش کر دیئے گئے ہیں۔۔

۲۔آپ نے ابن بطہ پر اغلاط اور اوھام کی جرح پیش کی تھی لیکن اس روایت میں وہم یا غلطی ہونا ثابت نھیں بلکہ آپ نے احتمالی بات کی ہے۔۔

۳۔دلویہ سے وہ الفاظ ثابت نھیں کہ "یحیی بن عبد الحمید نے جھوٹ بولا ھے"۔۔

٤۔یحیی بن عبد الحمید کا دفاع آپ کے اپنے اسلاف نے کیا ہے لہذا معاملہ اور بھی خطرناک ہو گیا کہ معاویہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنے والے کی توثیق؟؟

٥۔کسی کو کافر کہہ کر اس سے روایات لینا اگر معیوب عمل ہے تو امام بخاری نے ایسا کیا ہے۔۔

آخری بات یہ ہے کہ علی بن الجعد والی روایت ثابت ہے اور کتاب کی سند بھی کوئی اشکال نھین رکھتی اور ناہی دلویہ نے علی بن الجعد کی روایت کے خلاف کچھ کہا ہے۔۔

انتھی۔۔

:: مفتی محمد حذیفہ

" قسور نامی رافضی جو اھل سنت کے اسماالرجال سے نابلد شخص کی جہالتوں کا جواب "

خادمِ حدیثِ رسول ﷺ

محمد حذیفہ

قسور نامی شیعہ رافضی نے ایک قول پیش کیا جسکا مفھوم ہے کہ امام علی ابن الجعدؒ نے فرمایا: سید نا معاویہؓ کا انتقال ہوا اسلام کے علاوہ (یعنی کفر پر نعوذ باللہ)، اس پر میں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ قول علی ابن جعدؒ کا نھیں ہے بلکہ عبدالحمید حماني رافضی ضعیف کا ہے جو ابن بطہ جو کہ وھم کا شکار ہو جاتے تھے انھوں نے ابن جعد کی طرف منسوب کر دیا تو قسور رافضی نے اسکا جواب دینے کی ناکام کوشش کی۔۔

: قسور رافضی نے لکھا

: ہم اپنی بات کو چار حصوں میں رکھ لیتے ہیں

١۔ کتاب مسائل الامام احمد بن حنبل کی سند کے راوی ابن المنی پر جواب۔۔

٢۔ مذکورہ کتاب کے راوی ابن بطہ پر جواب۔۔

٣۔ امام زیاد بن ایوب دلویہ کے دوسرے قول کا جواب۔۔

٤۔ اگر ابن الجعد کی نظر میں معاویہ کافر تھے تو پھر کافر سے بھلا کوئی روایات لیتا ہے؟ جبکہ علی بن الجعد نے اپنی مسند میں معاویہ سے روایات لی ہیں۔۔

تبصرہ:: قسور رافضی کا پوائنٹ ١ اور ٢ کا جواب آخر میں دیتا ہوں پہلے اس پر آتا ہوں کہ بالفرض مان لیا جائے کہ یہ قول ابن جعد سے ثابت ہے تو کیا ابن جعد اسی قول پر رہے؟ ایک بات یاد رکھیں ابن جعد کا اگر یہ قول ثابت بھی ہو جاتا ہے تو اس کو منسوخ مانا جائے گا یعنی ابن جعد کا رافضی والے زمانے کا مانا جائے گا نہ کہ سنیت والے زمانے کا کیونکہ اس پر دلائل ہیں کہ علی ابن جعد نے صاف کہا کہ معاویہؓ اسلام پر فوت نھیں ہوئے بلکہ کفر پر فوت ہوئے جو انسان کفر پر فوت ہو جائے وہ صحابی کیسا؟ وہ مسلمان کیسا؟ لیکن یہ زمانہ ان کا رفض کا تھا بعد میں انھوں

نے اس سے رجوع کیا اسکی سب سے پہلی دلیل کہ علی ابن جعد نے اپنی کتاب "مسند" میں معاویہؓ سے ایک نھیں تین تین احادیث نبی ﷺ کے حوالے سے لی ہیں کیا کوئی کافر کی احادیث نبی ﷺ کے حوالے سے اپنی کتاب میں لے گا؟

: پہلی حدیث علی ابن جعد نقل کرتے ہیں

"...اخبرنا عبداللہ قال نا علي قال اخبرنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت سعيد بن المسيب يقول: قدم معاوية المدينة. الخ"

مسندِ علی بن الجعد: 94#

: دوسری حدیث علی ابن جعد نقل کرتے ہیں

حدثنا علي أنا شعبة عن حبيب بن الشهيد قال سمعت أبا مجلز يحدث أن معاوية خرج، وعبد الله بن عامر وعبد الله بن زبير جالسان، فقام ابن عامر وقعد ابن الزبير وكان أورعهما فقال معاوية إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال. الخ

مسندِ علی بن الجعد: 1842#

: تیسری حدیث علی ابن جعد نقل کرتے ہیں

حدثنا علي أخبرني حماد بن عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن محمد بن علي ابن الحنفية عن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم "...يقول. الخ"

مسندِ علی بن الجعد: 3346#

ثابت ہوا کہ امام علی ابن جعد نے اپنی مسند میں سیدنا معاویہؓ سے ایک نھیں دو نھیں بلکہ تین تین احادیث نقل کی ہیں والحمد للہ، اس کی عین دلیل ہے کہ علی ابن جعد نے رفض سے رجوع کر لیا تھا۔۔

علی ابن جعد نے صرف احادیث ہی نقل نھیں کی بلکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو صحابی بھی تسلیم کیا اور ان صحابہ میں ذکر کیا جھاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا، کیا کسی کافر کا ذکر سید علی رضی اللہ عنھما کے ساتھ ہو سکتا ہے؟؟

: امام ابن جعد لکھتے ھیں

".تسمية من لقي أبو إسحاق من الصحابة"

کہ ان صحابہ کرام کے نام جن سے ملاقات ابو اسحاق نے کی ہے"۔۔ "

: اس کے بعد لکھتے ہیں

... علي ابن ابي طالب، وابن عباس، وابن عمر، وابن زبير، معاوية ابن ابي سفيان. الخ"

مسندِ علی بن الجعد صفحہ ٧٦

سبحان اللہ معاویہؓ کا ذکر سیدنا علیؓ کے ساتھ ثابت ہوا کہ علی ابن جعد نے اپنے رفض سے توبہ کی والحمد للہ۔۔

اھل سنت کے بڑے امام، امام یحیی ابن معینؒ ایک اصول بیان کرتے ہیں، ان کے شاگرد عباس الدوري نقل کرتے ہیں کہ امام یحیی ابن معینؒ نے فرمایا

".وكل يشتم عثمان أو طلحة أو أحدا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، دجال لا يكتب عنه وعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين"

اور ہر وہ شخص جو عثمان یا طلحہ رضی اللہ عنھما یا نبی ﷺ کے کسی ایک صحابی کو گالی دے تو وہ شخص دجال ہے، اس سے (کچھ بھی) نہ لکھا " جائے اور ایسے شخص پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو"۔۔

تاریخ ابن معین روایۃ الدوري: #2670

معلوم ہوا ابن معین کے نزدیک جو کسی ایک صحابی کو گالی دے وہ دجال ہے اسکی حدیث نھیں لکھی جائے گی، اب دیکھتے ہیں امام ابن معین نے علی ابن جعد کے بارے میں کیا کہا ہے؟؟

: امام خطیب بغدادی اپنی سند صحیح سے فرماتے ہیں کہ ابن معین کہتے ہیں

".أيهما أحب اليك في شعبة: آدم أو علي بن الجعد؟ فقال كلاهما ثقة"

علی ابن جعد ثقہ ہیں"۔ "

تاریخ بغداد جلد ١٣ ص صفحہ ٢٨٣

معلوم ہوا کہ ابن معین نے ابن جعد کو سنی ہی پاکر ان کو ثقہ کہا اگر وہ رافضی ہوتے تو قطعاً ابن معین ان کو ثقہ نہ کہتے کیونکہ ابن معین کے نزدیک ہر وہ شخص جو نبی ﷺ کے کسی ایک صحابی کو برا کہے وہ دجال ہے بلکہ اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی تو کافر کہنے والا کیا ہوگا؟؟

اسی طرح امام احمد بن حنبل سے ثابت ہے انھوں نے علی ابن جعد سے لکھنے کو منع کیا ظاہر سی بات ہے جب رفض والا زمانہ تھا تب منع کیا

چنانچہ امام عقیلی فرماتے ہیں :

قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: لِمَ لَمْ تَكْتُبْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْجَعْدِ؟ فَقَالَ: «نَهَانِي أَبِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَيْهِ، فَكَانَ يَبْلُغُهُ عَنْهُ أَنَّهُ يَتَنَاوَلُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ" صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ".

میں نے عبداللہ ابن احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ علی ابن جعد کی روایتیں کیوں نہیں لکھتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے " منع کیا میں اس کی روایتیں لوں یا اس کے پاس جاؤں اور اسکے بارے ان کو خبر ملی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا"۔۔

الضعفاء الكبير لعقيلي جلد ٣ صفحہ ٢٢٥

یہ تو تھا امام احمد کا وہ قول جب ابن جعد کا زمانہ رافضیت والا تھا اس کے بعد جب اھل سنت والا زمانہ آیا تب امام احمد کا قول ملاحظہ فرمائیں :

امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں :

"سمعت أبا زرعة قال سمعت أحمد بن حنبل يقول كتبت عن علي بن الجعد ".

میں نے ابو زرعہ سے سنا کہ انھوں نے کہا میں احمد ابن حنبل سے سنا کہ وہ کہتے ہیں میں علی ابن جعد سے اب لیتا ہوں"۔۔ "

الجرح والتعديل لابن ابي حاتم جلد ٣ صفحہ ١٦٨

ثابت ہوا کہ امام احمد بن حنبل، علی ابن جعد سے لکھنے لگے کیونکہ انھوں نے اپنے رافضیت والے زمانے سے توبہ کی اور اھل سنت ہوئے تو ان آئمہ نے لکھنا بھی شروع کر دیا علی ابن جعد کے دو زمانے گزرے ہیں، ایک رافضیت والا اور ایک سنیت والا، خود علی ابن جعد اپنی مسند میں ایک ایسی شاندار روایت لے کر آئے ہیں جس سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جس کے نزدیک کوئی انسان کافر ہو اور وہ ایسی روایت نقل کرے کہ جس سے اس انسان کی فضیلت ثابت ہوتی ہو؟ ہر گز نہیں یا تو یہ ہو سکتا ہے کہ انھوں نے اپنے اُس کافر والے قول سے توبہ کی ہو تب وہ روایات نقل کرتے ہیں اور ہوا بھی ایسا ہی ہے۔ علی ابن جعد ایک روایت نقل کرتے ہیں :

أنازهير، عن الأسود بن قيس، عن نبيح العنزي قال: كنت عند أبي سعيد الخدري فذكر علي بن أبي طالب ومعاوية، أحسبه قال: فنيل من " معاوية وكان مضطجعا فاستوى جالسا، فقال: كنا ننزل أو نكون مع النبي صلى الله عليه وسلم رفاقا، رفقة مع فلان، ورفقة مع أبي بكر، فكنت في رفقة أبي بكر، فنزلنا بأهل بيت أو بأهل أبيات، فيهن امرأة حبلى، ومعنا رجل من أهل البادية، فقال لها البدوي: أيسرك أن تلدي غلاما أن تعطيني شاة، فأعطته شاة، فسجع لها أساجيع، ثم عمد إلى الشاة فذبحها، ثم طبخها قال: فجلسنا، أو فجلسوا فأكلوا فذكروا أمر الشاة، فرأيت أبا بكر متبرزا مستنتثلا يتقيأ قال: ثم إن عمر أتي بذلك الأعرابي يهجو الأنصار، فقال عمر: «لولا أن له صحبة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لكفيتكموه ". ولكن له صحبة من رسول الله صلى الله عليه وسلم

نبیح العنزی کہتے ہیں کہ میں ابو سعید خدری کے پاس تھا کہ علی ابن ابی طالب اور معاویہ کا ذکر کیا گیا، میں سمجھتا کہ معاویہ کو برا کہا گیا، ابو " سعید خدری لیٹے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھے اور فرمایا: ہم لوگ رفاقت میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی جگہ پڑاؤ کے لیئے ٹھہرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم لوگ ایک جماعت میں تھے جس میں ابو بکر بھی شامل تھے، کچھ دیہات والوں کے پاس ہم لوگ اترے وہاں ایک حاملہ عورت تھی ہمارے ساتھ دیہات کا ایک آدمی تھا وہ اس عورت سے کہنے لگا کیا تم لڑکا جننا چاہتی ہو؟ تو مجھے بکری دو چنانچہ اس نے بکری دے دی تو اس شخص نے عورت کی تعریف کی پھر بکری کی طرف بڑھا اور ذبح کر کے پکایا اور ہم لوگ بیٹھ کر اسے کھانے لگے۔ ہمارے ساتھ ابو بکر تھے، آپ کو سارا واقعہ معلوم ہوا تو اٹھ کر سارا کھایا قئے (الٹی) کر دیا، فرماتے ہیں: میں نے اس دیہاتی کو دیکھا کہ عمر کے پاس لایا گیا۔ اس نے انصار کی ہجو کی تھی، عمر نے ان سے فرمایا: اگر اس شخص کو نبی ﷺ کی صحبت حاصل نہ ہوتی تو نہیں معلوم میں اسکا وہ کرتا جو تمھارے لیئے کافی ہوتا لیکن اس کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحبت ثابت ہے "۔۔

مسندِ علی ابن الجعد: #2657

صرف سیدنا معاویہؓ کو کوئی نازیبہ بات کہہ دی گئی تو ابو سعید خدریؓ لیٹے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے اور عمر کا واقعہ سنایا کہ اس دیہاتی صحابی نے تو انصار کو کہا تھا لیکن عمر رضی اللہ عنھما نے صحابیت کے شرف کی وجہ سے اسے کچھ نھیں کہا تو معاویہ کو تم کیسے برا کہہ سکتے ہو جبکہ وہ بھی صحابی رسول ﷺ ہیں خبر دار ہو جاو، سبحان اللہ اتنا پیارا اثر امام ابن جعد نے نقل کیا جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ علی ابن جعد نے اپنے اس زمانہ سے توبہ کر لی تھی جبکہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں زبان درازی کرتے تھے یہ دلائل سے ان کا وہ قول منسوخ مانا جاتا ہے اور انھیں اھل سنت کا امام ماما جاتا ہے والحمد للہ۔۔

یہ تو تھا کہ ابن جعد سے اگر یہ قول ثابت ہوتا تو وہ منسوخ ہو گا جیسا کہ ہم اوپر تفصیلی بحث کر آئے ہیں البتہ جو میں نے مسائل احمد بن حنبل روایہ ہانی کی سند پر اعتراضات کیئے تھے تو اس اعتراضات سے میں اپنے ایک اعتراض سے اعلانیہ رجوع کرتا ہوں وہ ہے ابن منی کا مجھول ہونا جو میں نے بتایا تھا، ابن منی مجھول نھیں بلکہ وہ حسن درجہ کا راوی ہے والحمد للہ۔۔

: اب رہ جاتا ہے دوسرا سوال کہ ابن بطہ کیسے ہیں؟ تو آپ نے لکھا

<u>: پوائنٹ نمبر ۲</u>

ابن بطہ میں اغلاط اور وھم پائے جاتے ہیں۔۔

<u>: جواب</u>

جناب کیا جو راوی غلطیاں کرتا ہو یا اس کو وہم ہو کیا وہ مطلقاً ضعیف ہوتا ہے؟

اگر ہوتا ہے تو ہم صحیحین کے راوی نکالتے ہیں جن پر اغلاط اور اوھام کی جرح ہے تو کیا آپ ان سب کو مطلقاً کہیں گے؟

آپ نے خود فرمایا ہے کہ ذہبی نے ان کی غلطیوں والی کچھ روایات بھی ذکر کی ہیں لیکن آگے آپ نے احتمال دے دیا۔۔

: تبصرہ:: جی احتمال اس وجہ سے دیا ایک تو سیر اعلام النبلاء میں واضح عبارت ہے کہ حافظ ذہبی فرماتے ہیں

<u>". قلت لابن بطة مع فضله أوهام وغلط"</u>

میں کہتاہوں: ابن بطہ کے فضل کے علاوہ ان کی روایات میں وھم اور غلطیاں پائی جاتی ہیں"۔۔ "

<u>سیر اعلام النبلاء جلد ١٦ صفحہ ٥٣٠</u>

: اور اپنی دوسری تصنیف المغني في ضعفاء میں فرماتے ہیں

".عبيد الله بن محمد بن بطة العكبري، إمام، لكنه (لين) صاحب أوهام"

وہ امام ہیں لیکن کمزور ہے اور صاحب اوھام ہے"۔۔ "

المغني في ضعفاء لذهبي:#3944

یہاں پر حافظ ذہبیؒ نے "لین" کہہ کر ابن بطہ کو ضعیف بھی ثابت کر دیا اور یاد رہے کسی کو امام، فقیہ، شیخ جیسے الفاظ کہہ دینا کلمہ توثیق نھیں بن جاتا۔۔

مثلاً

: احمد بن محمد بن عمر و فقیہ تھا لیکن امام دار قطنیؒ اُس کے بارے میں کہتے ہیں

" يضع الحديث "

کہ احادیث گھڑتا تھا۔۔

الضعفاء والمتروكون الدارقطني:#60

: اسی طرح ابراھم بن علی الآمدی جس کے بارے میں حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں

یہ فقیہ ہیں،،، یہ اپنے بیان کردہ واقعات پر جھوٹ بولتے ہیں"۔۔۔ "

میزان الاعتدال لذھبي:#159

معلوم ہوا کہ شیخ، فقیہ، امام کوئی توثیق نھیں ہوتی، اور یہاں تو ابن بطہ کے بارے میں "لین" کہا گیا تو کہاں سے وہ بات نقل کرنے میں سچے ہو گئے؟؟ خیر اگر اسکو علی ابن جعدؒ کا قول مان تسلیم بھی کر لیا جائے تو میں اوپر اس کی وضاحت کر آیا ہوں کہ یہ منسوخ ہے۔

والحمد للہ۔۔

اب آتے ہیں اسماء الرجال سے نابلد شخص کے "پوائنٹ نمبر 3" پر کہ حمانی رافضی ضعیف کے قول پر کہ کہا گیا "کذب عدو اللہ" یہ الفاظ داودی کی زیادت ہے تو یہ دلویہ کے الفاظ نھیں ہیں، سب سے پہلے بتاتا چلا ہوں اگر ثقہ کی زیادت ہو تو مقبول ہوتی ہے، یہاں بھی ثقہ کی زیادت ہے اب اسماء الرجال سے نابلد انسان جس کو اسانید کا تعین کرنا بھی نھیں آتا اس نے منہ اٹھا کر کہہ دیا کہ یہ داودی کی زیادت ہے یہ قبول نھیں ہے بلکہ داودی کی دلویہ سے ملاقات ہی ثابت نھیں ہے،،،، اس اسماء الرجال سے نابلد شخص کو اتنی تمیز نھیں کہ یہ زیادت ہے کس کی اور آئمہ نے یہ زیادت کس کی بتائی ہے ظاہر سی بات ہے یہ زیادت دلویہ سے روایت کرنے والے امام ابو شیخؒ کی ہے جس کو داودی نے نقل کیا ہے، حمانی والے قول کی جو سند ہے الضعفاء الکبیر لعقیلی کی جس میں زیادت نھیں ہے وہ یہ ہے :

أبو جعفر محمد بن عمرو العقيلي (م ٣٢٢ ھ) نے کہا: حدثني أحمد بن محمد بن صدقة قال: سمعت زياد بن أيوب دلويه سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول: «مات معاوية على غير ملة الإسلام».

الضعفاء الكبير: ج ٤ ص ٤١٤ ت ٢٠٣٩ بتحقيق دكتور عبد المعطي أمين قلعجي، دوسرا نسخہ: ج ٤ ص ١٥٢٤ ت ٢٠٤٣ بتحقيق {أبو مصطفى حمدي بن عبد المجيد بن إسماعيل بن عمر بن إبراهيم السلفي، تیسرا نسخہ: ج ٤ ص ٢٥٩ ت ٢٠٤٥ بتحقيق مركز البحوث وتقنية المعلومات دار التأصيل، چوتھا نسخہ: ج ٦ ص ٣٨٤ رقم ٦٦٥٤ ت ٢٠٤٦ والطبعة الثانية: ج ٦ ص ٣٨٠ رقم ٦٦٥٤ ت ٢٠٤٦ بتحقيق دكتور مازن بن محمد السرساوي}.

یہ سند احمد بن محمد بن صدقہ کی ہے جس میں زیادت نھیں ہے البتہ خطیب بغدادیؒ نے بھی یہی سند اپنی تاریخ بغداد میں ذکر کی تھی اور ایک دوسری سند بھی ذکر کی ابو بکر محمد بن عمر الداودی کے حوالے سے جس میں زیادت ہے "کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا" اب یہ زیادت ہے امام ابو شیخؒ کی اور اس زیادت کو نقل کرنے والے ہیں داودی تو امام خطیب بغدادیؒ نے کہا :

وزاد الداودي قال دلوية: (كذب عدو الله)

کہ داودی نے زیادت کی (اپنی سند میں) کہ دلویہ نے کہا: اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا۔

اب اس رافضی گھمنڈ اسماء الرجال سے نابلد شخص نے یہ سمجھ لیا کہ یہ زیادت داودی کی ہے اور داودی کی تو دلویہ سے ملاقات نھیں ہے اس جاہل کو یہ سمجھ نھیں آیا کہ یہ زیادت ابو شیخؒ کی ہے جس کو نقل داودی نے کیا اور اسی پر امام خطیب بغدادیؒ نے کہا کہ یہ داودی نے زیادت کی ہے یعنی اس سند سے کیونکہ خطیب بغدادیؒ نے دو اسانید ذکر کی ہیں ملاحظہ کریں :

امام خطیب بغدادی (م ٤٦٣ھ) نے کہا:

أخبرنا العتيقي، أخبرنا يوسف بن أحمد الصيدلاني، حدثنا محمد بن عمرو العقيلي، حدثني أحمد بن محمد بن صدقة قال: سمعت زياد بن أيوب دلويه.

وأخبرنا القاضي أبو بكر محمد بن عمر الداودي، أخبرنا محمد بن العباس بن الفرات، حدثنا محمد بن عبد اللهؒ الشافعي قال: سمعت أبا شيخ الأصبهاني يقول:

«سمعت دلويه يقول: سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول: «كان معاوية. وفي حديث العتيقي: مات معاوية على غير ملة الإسلام».

«وزاد الداودي قال دلويه: «كذب عدو الله».

تاريخ بغداد: ج ١٤ ص ١٧٦ ت ٧٤٨٣، دوسرا نسخہ: ج ١٤ ص ١٨٠-١٨١ ت ٧٤٨٣ بتحقيق مصطفى عبد القادر عطاء،} {تیسرا نسخہ: ج ١٦ ص ٢٦٢ ت ٧٤٣٥ بتحقيق دكتور بشار عواد معروف.

یہ تھی زیادت کی حقیقت اور یہ زیادت ابو شیخؒ ثقہ کی ہے جو قبول ہے ہمارے تین آئمہ نے گواہی بھی دی ہے کہ یہ زیادت ابو شیخؒ کی ہے۔ والحمد للہ۔۔

امام جمال الدین یوسف مزیؒ نے کہا۔

وقال أحمد بن محمد بن صدقة البغدادي، وأبو شيخ الأصبهاني عن زياد بن أيوب الطوسي دلويه: سمعت يحيى بن عبد الحميد الحماني يقول: مات» معاوية- وفي حديث أبي شيخ: كان معاوية- على غير ملة الإسلام. قال أبو شيخ: قال دلويه: كذب عدو الله».

الكمال في أسماء الرجال: ج ٣١ ص ٤٢٩ ت ٦٨٦٨، وطبعة جديدة: ج ٨ ص ٦٣ ت ٧٤٦٣ بتحقيق دكتور بشار عواد} {معروف.

۔امام ابو عبداللہ محمد بن احمد ذھبیؒ نے کہا

و قال أحمد بن محمد بن صدقة، و أبو شيخ، عن زياد بن أيوب دلويه، سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول: مات معاوية على غير ملة الإسلام. قال» «أبو شيخ: قال دلويه: كذب عدو الله.

{سير أعلام النبلاء: ج ١٠ ص ٥٣٣ ت ١٧٠ الطبعة مؤسسة الرسالة، دوسرا نسخہ: ج ٣ ص ٤١٨٠ ت ٦٦٤٦ الطبعة بيت الأفكار الدولية}.

: ۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے کہا

و قال أبو شيخ الأصبهاني عن زياد بن أيوب الطوسي دلويه سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول كان معاوية على غير ملة الإسلام قال أبو شيخ قال» «دلويه كذب عدو الله.

تهذيب التهذيب: ج ١١ ص ٢٤٦-٢٤٧ ت ٣٩٨، دوسرا نسخہ: ج ٤ ص ٣٧٢ بتحقيق إبراهيم الزيبق وعادل مرشد، تیسرا نسخہ: ج ٦ ص ١٥٧ ت ٥٦٥ ٨ الطبعة دار إحياء التراث العربي و مؤسسة التاريخ العربي، چوتھا نسخہ: ج ٧ ص ٢٧ ت ٨٨٨٩ بتحقيق عادل أحمد عبد الموجود و علي محمد معوض}.

والحمد للہ تین آئمہ امام مزی، امام ذھبی، امام ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ یہ زیادت ابو شیخؒ کی ہے اب چونکہ اس کو نقل کرنے والے داودی ہیں تو خطیب بغدادیؒ نے دو اسانید ذکر کی اور کہا کہ داودی کی سند میں زیادت ہے۔ جس سے اسماء الرجال سے نابلد شخص کو دھوکہ ہوا اور وہ جلد بازی میں لکھ گیا کہ یہ داودی کی زیادت ہے داودی سے تو دلویہ کی ملاقات نھیں ہے، حالانکہ یہ زیادت ابو شیخؒ کی ہے جسکو داودی نے نقل کیا ہے اور یہ ثقہ کی زیادت ہے اور یہ قبول ہے، والحمد للہ۔۔

یحیی بن عبدالحمید الحمانی

: اب آتے ہیں جناب کے ایک ضمنی اعتراض پر جس میں جناب کو لطف بڑا آرہا موصوف لکھتے ہیں

یہاں یحیی بن عبدالحمید نے بھی کہا کہ معاویہ مذہبِ اسلام کے علاوہ دنیا سے گیا۔ ///

اب لطف کی بات یہ ہے کہ اس یحیی بن عبدالحمید کو اھل سنت کے کافی سارے علماء قبول کرتے ہیں۔۔

///حوالاجات ملاحظہ کریں۔۔۔

تبصرہ:: یہاں پر موصوف نے کتنا بڑا دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے یحیی بن عبدالحمید کو اھل سنت کے کافی علماء قبول کرتے ہیں پھر اسماءالرجال سے نابلد شخص نے شیخ، حافظ جیسے القابات سے حمانی رافضی ضعیف جس کی کوئی حیثیت نھیں ہے اس کو معتبر ثابت کرنا چاہا ہے، میں سب سے پہلے میزان الاعتدال سے حمانی کے متعلق ذکر کر رہاہوں اور ساتھ ہی یہ بھی ذہن نشین رہے کہ جو شیخ، حافظ جیسے القابات ہیں وہ کلمہ توثیق نہیں ہیں بلکہ اسکے مقابلے میں جرح مفسر موجود ہے، والحمد للہ۔۔۔

: امام احمد بن حنبلؒ نے کہا

کان یکذب جھارا"۔ "

یہ کھلم کھلا جھوٹ بولا کرتا تھا"۔۔ "

جرح والتعدیل لابن ابی حاتم جلد ٤ صفحہ ١٦٩

: امام نسائی نے کہا

" ضعیف "

یہ کمزور ہے"۔ "

الضعفاء والمتروکون لنسائی:656#

: امام بخاری نے کہا

کان احمد و علي يتكلمان فيه"۔ "

امام احمد و امام نمیرؒ اسکے بارے میں کلام کیا کرتے تھے"۔ "

تاریخ الکبیر البخاري: 3037#

امام ذہبی کا اپنا فیصلہ بھی پڑھیں جن کے کلمات شیخ، حافظ سے یہ باور کروایا جارہا تھا کہ اھل سنت کے آئمہ اس مجروح انسان کو قبول کرتے تھے، امام ذہبیؒ فرماتے ہیں :

" قلت: إلا انه شيعي بغيض "

میں کہتا ہوں: البتہ یہ بغض رکھنے والا شیعہ ہے"۔ "

میزان الاعتدال لذهبي: 9576#

اور میں نے امام دلویہؒ کے حوالے سے ثابت کیا کہ حمانی پر انھوں نے خود جرح مفسر کی جس کو قسور اسماء الرجال سے نابلد شخص نے داود ی کی بات کہی اور وہ دلویہؒ کی ہی بات تھی جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں، امام ذہبی بھی اسی کی شہادت دیتے ہیں، امام ذہبی کہتے ہیں :

قال زياد كذب عدو الله"۔ "

زیاد یعنی دلویہ کہتے ہیں: اللہ کے اس دشمن نے جھوٹ بولا"۔ "

میزان الاعتدال: 9576#

: اس کے بعد امام ذہبی اپنا فیصلہ دیتے ہیں

قلت ضعف۔

میں کہتا ہوں: اسے ضعیف قرار دیا گیا"۔ "

میزان الاعتدال: 9576#

: اسکے بعد امام زہبیؒ مزید لکھتے ہیں

يحيى بن عبد الحميد الحماني: "حافظ منكر الحديث"۔ "

المغني لذهبي: #7006

دیکھ رہے ہیں امام ذہبی حافظ کے ساتھ منکر الحدیث کہہ کر جرح مفسر کر رہے ہیں تو ایسے انسان کو اھل سنت کے آئمہ کہاں قبول کرتے ہیں؟؟؟

البتہ امام ابن معینؒ نے اسے ثقہ کہا لیکن امام ابن معینؒ کو اس کے بارے میں علم نھیں تھا کیونکہ امام ابن معینؒ کا منہج یہ ہے کہ جو نبی ﷺ کے کسی ایک صحابی پر تنقیص کرے وہ دجال ہے جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔۔

: اسکے بعد امام بوصیريؒ کا فیصلہ ملاحظہ کریں، فرماتے ہیں

يحيى بن عبد الحميد الحماني وقد ضعفه الجمهور"۔ "

يحيى بن عبد الحميد حمانی کو جمھور نے ضعیف کہا ہے"۔ "

اتحاف الخيرة المهرة لبوصيري: #9434

اور اسماء الرجال سے نابلد شخص کہتا ہے کہ اھل سنت کے کافی سارے علماء قبول کرتے ہیں، کیا تحقیق ہے، سبحان اللہ !۔

: اب آتے ہیں: اسماء الرجال سے نابلد شخص کے بڑے دھوکے کی طرف رافضی لکھتا ہے

اب ذرا غور کیجیئے گا جناب ///

سیر اعلام النبلاء میں امام ذھبی نے امام حاکم کی سند سے روایت نقل کی ھے جس میں ذکر ہوا ہے کہ

: امام بخاری فرماتے ہیں

. نظرت في كلام اليهود والنصارى والمجوس، فما رأيت أحدا أضل في كفرهم من الجهمية، وإني لأستجهل من لا يكفرهم

میں نے یہود و نصاری و مجوس کے کلام پر نظر کی لیکن میں نے جھمیہ (ایک فرقہ) سے زیادہ گمراہ کافر کسی کو نھیں پایا اور جو انھیں کافر نھیں کہتا میں اسے جہالت سے تعبیر کرتا ہوں"۔ "

سیر أعلام النبلاء جلد ١٢ صفحہ ٤٥٦

: اب اس کے حاشیہ میں محقق شعیب الارنوط لکھتے ھیں

وهو من الغلو والافراط الذي لا يوافقه عليه جمهور العلماء سلفا وخلفا، وكيف يحكم بكفرهم، ثم يروي عنهم، ويخرج أحاديثهم في صحيحه الذي انتقاه وشرط فيه الصحة؟!

یہ امام بخاری کا غلو ہے اور بخاری کیسے جھمیہ پر کفر کا فتوی دے سکتے ہیں جبکہ بخاری نے خود اپنی صحیح میں جھمیہ سے روایات لی ہیں"۔ "

کیا ہے؟؟ Concept اب سمجھ آیا حذیفہ صاحب کہ خود کافر کہہ کر خود روایات لینے والا

تبصرہ:: سب سے پہلے اصولی بات سے عرض ہے امام بخاریؒ نے جن جھمیوں سے روایات لی ہیں کیا وہ جھمی قرآن کو اللہ کی مخلوق کہنے والے تھے؟ یا اس مسئلہ میں توقف کرنے والے تھے؟ یا ان پر جھمی ہونے کی صرف تہمت ہے؟

: ایک بات ذہن نشین کریں جھمیوں کی بھی اقسام ہیں ملاحظہ کریں

: امام ابو زرعہؒ اور امام ابو حاتم رازیؒ نے اھل سنت کے اصول پر ایک رسالہ لکھا اس میں فرماتے ہیں

".ومن زعم أن القرآن مخلوق فهو كافر [باللہ العظیم] کفر ینقل عن الملۃ ومن شک في کفرہ ممن یفھم فھو کافر"

جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے، ملت (اسلامیہ) سے خارج ہے،اور جو شخص سوجھ بوجھ کے باوجود اس شخص کے کفر " میں شک کرے تو وہ کافر ہے"۔۔

اصول السنۃ والاعتقاد الدین صفحہ ٤٥، ٤٤

: اس کے بعد مزید لکھتے ہیں

".ومن شک في کلام اللہ [عزو جل] فوقف/شاکا فیہ یقول: لا أدري مخلوق أو غیر مخلوق فھو جھمي"

جو شخص اللہ کے کلام کے بارے میں شک کرتے ہوئے توقف کرے اور کہے کہ مجھے پتہ نھیں کہ مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو ایسا شخص " جھمی ہے"۔

اصول السنۃ والاعتقاد الدین صفحہ ٤٦

: مزید لکھتے ہیں

".ومن وقف في القرآن جاھلا علم وبدع ولم یکفر"

اور جو شخص قرآن کے بارے میں توقف کرے تو اسے سمجھایا جائے گا، اسے بدعتی سمجھا جائے گا اور اسکی تکفیر نھیں کی جائے گی"۔ "

اصول السنۃ والاعتقاد الدین صفحہ ٤٧

اب دیکھتے ہیں امام بخاری نے جو کہا وہ قرآن کو مخلوق کہنے والوں کو کہانا کہ جن پر جھمیت کی تہمت لگی ہے ان کو اور صحیح بخاری کے اندر کون سی ایسی روایتیں موجود ہیں جن میں وہ رواۃ ہیں جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں؟ اگر کسی بدعتی کی بھی روایت ہے تو وہ قبول ہے کیونکہ اھل سنت نے بدعتی راوی کی جو تعریف کی ہے بدعت مکفرہ اور بدعت مفاسقہ، کبری/صغری جسے کہتے ہیں اور اگر کسی راوی پر بدعت مکفرہ پائی جا رہی ہے تو وہ متابع میں ہو گی مثال ملاحظہ فرمائیں، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ عباد بن یعقوب ابو سعید کوفی رافضی کے بارے میں فرماتے ہیں :

" وعنه البخاري حديثا واحد مقرونا "

اوران سے امام بخاری نے ایک حدیث لی ہے وہ بھی ایک راوی سے ملا کر یعنی متابعت میں"۔۔۔ "

تھذیب التھذیب:#3667

ثابت ہوا کہ اگر کسی راوی میں بدعت کبری پائی جا رہی ہے اور وہ صحیح میں ہے تو متابع میں ہوگا اس میں اتنی بڑی بات کیا ہے؟؟

: اسی طرح عباد کے ہی متعلق حافظ ذہبی لکھتے ہیں

" وعنه البخاري حديثا في الصحيح مقرونا بآخر "

امام بخاریؒ نے بھی اس سے اپنی صحیح میں ایک حدیث روایت کی ہے لیکن وہ حدیث اس کے ساتھ دوسرے ثقہ راوی کو ملا کر بیان کی ہے"۔ "

میزان الاعتدال:#4154

اب دیکھیں کہ کیسے رواۃ کی روایات صحیح بخاری میں ہے اور کس طرح سے ہے کچھ پر تو تہمت ہے یا کچھ پر بدعتِ صغری آتی ہے جن کی روایت قبول ہوتی ہے اور کچھ وہ جن میں بدعتِ کبری پائی جاتی ہے جن کی روایت یا تو شواہد میں ہے یا متابعت میں ہے۔

اب اسماء الرجال سے نابلد شخص نے شیخ شعیب الارنووطؒ کے ایک مبہم قول سے پتہ نھیں کیا ثابت کرنا چاہا اور پھر لکھا کہ اب سمجھ لو اس کے بعد اپنے باطل concept سمجھ لو آئمہ کے منہج کا concept سمجھ آیا تو عرض ہے کہ پہلے اصول کا concept سمجھانا۔ concept مذہب کو بڑھانے کیلئے بخاری پر حملہ کرنا اور اپنا باطل

رافضی کی تمام کی تمام باتیں جھوٹی ثابت ہوئی جن کی کوئی اصل نھیں تھی، میرے پاس وقت نھیں تھا کہ تمھارے جواب کو سیر یس لوں البتہ وقت نکالتے ہی اس چھوٹے سے طالب علم نے تمھارے جواب کا جائزہ لیا ہے اس سے تمھیں سمجھ آگئی ہوگی کہ ابھی تم علمی میدان میں کتنے پانی میں ہو۔۔۔

انتھی

:: آغا قسور عباس حیدری

السلام و علیکم۔۔

حذیفہ صاحب رام کہانیاں کافی بنا لیتے ہیں جیسا کہ انھوں نے اپنی تحریر میں صرف اور صرف کہانیاں ہی لکھی ہیں۔۔

: بنا وقت ضائع کیئے اپنے نقات لکھتا ہوں، جن پر گفتگو ہو گی

١۔ابن المنی کی جہالت

٢۔ابن بطہ کا ضعف

٣۔ علی ابن جعد کا رجوع کرنا اور ان کی بات منسوخ، علی ابن جعد کا علی ابن ابو طالبؑ اور معاویہ کو ایک ساتھ لکھنا۔

٤۔امام احمد بن حنبل کی دلیل سے رجوع

٥۔ علی ابن جعد کا معاویہ سے روایات لینا

٦۔امام ابن معین کا توفانی قاعدہ

٧۔داودی کی خود سے زیادتی اور اس پر حذیفہ صاحب کی زیادتی

٨۔یحیی الحمانی راوی پر تبصرہ

٩۔بخاری کا جہمیہ کو کافر کہہ کر ان سے روایات لینا

پوائنٹ نمبر ۱ :ابن المنی کی جہالت

اس پر وہی حذیفہ صاحب جو کہتے تھے شیعہ ایسے ہوتے ہیں اور ویسے ہوتے ہیں تو اسی شیعہ مسلک کے ایک طالب علم نے جب ابن المنی پہ علماء کے اقوال دیئے جس کو حذیفہ صاحب مجھول کہتے تھے توان کا جواب کیا آیا ملاحظہ کریں :

جو میں نے مسائل احمد بن حنبل روایہ ہانی کی سند پر اعتراضات کیئے تھے تو اس اعتراضات سے میں اپنے ایک اعتراض سے اعلانیہ رجوع " کرتا ہوں وہ ہے ابن منی کا مجھول ہونا جو میں نے بتایا تھا،ابن منی مجھول نھیں بلکہ وہ حسن درجہ کا راوی ہے والحمد للہ"۔۔

ارے جناب حذیفہ صاحب ہم کہتے ہیں کہ آپ لوگ جتنا مرضی تُو تڑاک کرکے بات کرلیں لیکن ہمارے ہی طفیل آپ کو رجوع کرنے کے مواقع ملیں گے۔۔

پوائنٹ نمبر ۲ :ابن بطہ کا ضعف

جناب موصوف نے ابن بطہ پر دوبارہ امام ذہبی کی وہی جرح نقل کردی کہ انکو وھم ہوتے تھے اور وہ غلطیاں کرتے تھے،مزید کہتے ہیں کہ کسی کو امام، شیخ یا فقیہ کہنا اس کی توثیق نھیں ہوتی۔

ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ محترم حذیفہ صاحب نے اصل بات کو توگول کردیا،، ہم نے عرض کی تھی کہ ایک راوی جو کہ غلطیاں کرتا ہو یا اوھام کا شکار ہو جاتا ہو تو کیا وہ مطلقاً ضعیف ہوتا ہے ؟ اگر ہوتا ہے تو صحیحین کے تمام راوی جن پر یہ کلام ہوا ہے وہ اڑ جائیں گے،اس کتاب کو نقل کرنے میں ابن بطہ نے کہاں کہاں غلطی کی اس پر واضح دلیل لے کر آئیں۔فقط احتمال کو بنیاد بنا کر اپنا مدعا ثابت نہ کریں۔۔

دوسری بات کہ ذہبی کے نزدیک یہ ایک افضل عالم ہیں تبھی توانھوں نے کہا :

قلت :لابن بطة مع فضله اوهام وغلط

میں کہتا ہوں کہ ان کے فضل کے ساتھ یہ اوھام اور اغلاط کا بھی شکار تھے۔۔

سیر اعلام النبلاء

لھذا امام ذہبی خود بھی ان کی افضیلت کے قائل ہیں لیکن جہاں تک بات اوھام یا اغلاط کی ہے تو وہ حذیفہ صاحب آپ کا کام ہے ثابت کرنا کہ کتاب المسائل میں علی ابن جعد والی روایت میں ابن بطہ نے غلطی کی ہے۔۔

جب تک آپ دلیل سے ثابت نھیں کرتے تب تک آپ کی کہانیوں کی کوئی وقعت نھیں۔۔

پوائنٹ نمبر ۳: علی ابن جعد کا رجوع کرنا وغیرہ

یہاں حذیفہ صاحب نے ایسی کہانی سنائی کہ جو الیف لیلہ کی داستاں سے کم نھیں،، علی ابن جعد کا رجوع کہاں ہے ؟

علی ابن جعد کا معاویہ کی احادیث اپنی کتاب میں نقل کرنا یا اس کی فضیلت نقل کرنا کہاں سے اس کا اپنا عقیدہ ثابت کرتا ہے ؟؟

یا اگر یہ بات مان لی جائے کہ جو کچھ علی ابن جعد نے نقل کیا وہی اس کا عقیدہ ہے تو پھر تو یہ کُلی عقیدہ ہو گا جناب اگر کوئی محدث کوئی روایت نقل کرے اور وہی اسکا عقیدہ ہو تو پھر "نبی ﷺ و آلہ کا خودکشی کرنے جانا" یہ بخاری کا عقیدہ تھا؟ آپ نے بہت بڑی بات کہہ دی ہے حضرت،، اگر آپ اس بات پر پکے رہیں تو آپ کو ایسی ایسی روایات پیش کریں گے کہ جن کی اسناد کو آپ تو ضعیف کہیں گے لیکن آپ کی جان نھیں چھوٹے گی کیونکہ وہ ناقل کا عقیدہ ہو گی۔

منظور ہے ؟؟؟

اور جہاں تک منسوخ والی بات کی ہے تو یہ بھی اعلی درجے کی کہانی ہو گئی۔۔

ہم آپ کی ہی منطق آپ پر لوٹا دیتے ہیں کہ پہلے علی ابن جعد نے معاویہ سے روایات نقل کی اور اس کے معتقد تھے لیکن بعد میں انھوں نے رجوع کر لیا اور معاویہ کو کافر سمجھنے لگے۔۔

لھذا ان کا پہلا عقیدہ منسوخ ہو گیا اور پہلے عقیدے سے رجوع بھی ثابت ہو گیا۔۔

یہ کہانی ٹھیک ہے ؟؟؟

: اسی کے ذیل میں تیسری بات بھی کہ حذیفہ صاحب نے ایک اور بڑی سی کہانی لکھی

علی ابن جعد نے صرف احادیث ہی نقل نھیں کی بلکہ سیدنا معاویہؓ کو صحابی بھی تسلیم کیا اور ان صحابہ میں ذکر کیا جہاں سید علی رضی اللہ عنھما کا ذکر کیا، کیا کسی کافر کا ذکر سید علی رضی اللہ عنھما کے ساتھ ہو سکتا ہے ؟؟

امام ابن جعد لکھتے ھیں

".تسمية من لقي أبو إسحاق من الصحابة"

کہ ان صحابہ کرام کے نام جن سے ملاقات ابو اسحاق نے کی ہے"۔۔ "

اس کے بعد لکھتے ہیں

... علي ابن ابي طالب، وابن عباس، وابن عمر، وابن زبير، معاوية ابن ابي سفيان. الخ"

مسندِ علی بن الجعد صفحہ ٦ ٤

سبحان اللہ معاویہ ؓکا ذکر سیدنا علیؓ کے ساتھ ثابت ہوا کہ علی ابن جعد نے اپنے رفض سے توبہ کی والحمد للہ۔۔

ہم کہتے ہیں کہ حذیفہ صاحب آپ کا مسلک بھی ایسے ہی کہانیوں پر کھڑا ہے۔

علی ابن جعد نے ان بندوں کا ذکر کیا ہے جن سے ابو اسحاق نے روایات نقل کی ہیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے ؟؟؟

اگر آپ کہتے ہیں کہ علیؑ اور معاویہ کا ذکر ایک ساتھ آگیا تو جناب سب سے افضل کتاب قرآن پاک میں موسیٰؑ اور فرعون کا ذکر نہیں ہے ؟ ابراھیمؑ اور نمرود کا ذکر نہیں ؟ اب اگر معاویہ کا ذکر مولا علی علیہ السلام کے ساتھ آگیا اور اس سے کچھ فرق پڑتا ہو تو نمرود اور فرعون کے بھی متعقد ہو جائیں کیونکہ ان کا ذکر انبیاءؑ کے ساتھ تو ہے ہی قرآن میں بھی ہے۔۔

اگلی بات آپ کہتے ہیں کہ علی ابن جعد نے معاویہ کو صحابی کہا ہے تو میرے محترم اس سے کیا ہوا؟ کیا مسلم کی روایت نہیں کہ میرے اصحاب میں سے ١٢ منافق ہیں ؟ کیا بخاری میں نہیں کہ میرے اصحاب میں سے بعض لوگ دوزخ میں جائیں گے ؟ یہ کہانیاں ان کو سنائیں جو آپ کی طرح الیف لیلہ کی کہانیوں پر یقین رکھتے ہوں، ہمیں دلیل دیں۔۔

پوائنٹ نمبر ٤ :امام احمد بن حنبل کی دلیل سے رجوع

اب قارئین کرام یہاں حذیفہ صاحب کی ایک اور کہانی ملاحظہ کریں کہ امام احمد بن حنبل کے دو مختلف اقوال نقل کر کے حذیفہ صاحب نے یہ تاثر دیا کہ پہلے علی ابن جعد رافضی تھے تو امام احمد نے اس سے حدیث لینے سے منع کر دیا لیکن جب وہ سنی ہو گیا تو امام احمد اس سے حدیث لینے لگے۔۔۔

: کہانی ملاحظہ کریں

اسی طرح امام احمد بن حنبل سے ثابت ہے انھوں نے علی ابن جعد سے لکھنے کو منع کیا ظاہر سی بات ہے جب رفض والا زمانہ تھا تب منع کیا

: چنانچہ امام عقیلی فرماتے ہیں

قُلتُ لِعَبدِ اللّٰہِ بنِ أحمدَ بنِ حَنبلٍ: لِمَ لَم تَکتُب عَن عَلِیِّ بنِ الجَعدِ؟ فَقَالَ: «نَهَانِي أَبِي أَن أَذهَبَ إِلَيهِ، فَكَانَ يَبلُغُهُ عَنهُ أَنَّهُ يَتَنَاوَلُ أَصحَابَ النَّبِيِّ" صَلَّى اللّٰہُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ".

میں نے عبداللہ ابن احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ علی ابن جعد کی روایتیں کیوں نھیں لکھتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے " منع کیا میں اس کی روایتیں لوں یا اس کے پاس جاؤں اور اسکے بارے ان کو خبر ملی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا"۔۔

الضعفاء الکبیر لعقیلی جلد ۳ صفحہ ۲۲۵

: یہ تو تھا امام احمد کا وہ قول جب ابن جعد کا زمانہ رافضیت والا تھا اس کے بعد جب اھل سنت والا زمانہ آیا تب امام احمد کا قول ملاحظہ فرمائیں

: امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں

". سمعت أبا زرعة قال سمعت أحمد بن حنبل يقول كتبت عن علي بن الجعد"

میں نے ابو زرعہ سے سنا کہ انھوں نے کہا میں نے احمد ابن حنبل سے سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں علی ابن جعد سے اب لیتا ہوں"۔۔ "

الجرح والتعدیل لابن ابي حاتم جلد ۳ صفحہ ۱۶۸

ثابت ہوا کہ امام احمد بن حنبل، علی ابن جعد سے لکھنے لگے کیونکہ انھوں نے اپنے رافضیت والے زمانے سے توبہ کی اور اھل سنت ہوئے تو ان آئمہ نے لکھنا بھی شروع کر دیا،،۔۔

حذیفہ صاحب آپ کا مسلک ایسی ہی کہانیوں کے زیرِ سایہ پروان چڑھا ہے لہذا یہ کوئی بڑی بات نھیں۔۔

اب ایک کہانی ہماری سن لیں کہ پہلے علی ابن جعد سنی تھا تو امام احمد بن حنبل اس سے روایت لیتے تھے لیکن جب بعد میں وہ شیعہ ہو گیا تو امام احمد نے اس سے روایات لینی ترک کر دی اور ابن جعد آخر تک رافضی رہے۔۔

یہ کہانی ٹھیک نھیں کیا؟؟؟

اب آئیں ذرا علمی دلائل کی طرف کہ کسی امام کے قول میں اس طرح کا اختلاف آجانا کوئی بڑی بات نھیں ہے جیسا کہ خود آپ کے علماء لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں :

: امام سخاوی لکھتے ہیں

أما إذا كانا من قائل واحد كما يتفق لابن معين وغيره من أئمة النقد، فهذا قد لا يكون تناقضا، بل نسبيا في أحدهما، أو ناشئا عن تغير اجتهاد، ... وحينئذ فلا ينضبط بأمر كلي، وإن قال بعض المتاخرين: إن الظاهر أن المعمول به المتاخر منهما إن علم، وإلا وجب التوقف

جب ایک امام سے دو قسم کے اقوال آجائیں،، پس اس کو تناقض پر محمول نھیں کیا جائے گا بلکہ کسی ایک قول کی نسبت دی جائے گی یا اس کو اجتہادی تبدیلی پر محمول کیا جائے گا۔

علمائے متاخرین نے کہا ہے کہ اس صورت میں دوسرے قول پر عمل کیا جائے اگر علم میں ہو ورنہ اس سے توقف کرنا چاہیئے۔۔

فتح المغیث جلد ۲ صفحہ ۳۶، شرح الفي سیوطي جلد ۱ صفحہ ۳۳۱، علم الجرح والتعدیل ص-فحہ ۸۲

یہی قول علامہ عبدالحي لکھنوی نے بھی لکھاہے کہ ایسا اجتہاد تغیر کی وجہ سے ہوتا ہے۔۔

الرافع والتکمیل صفحہ ۲۶۴

تبصرہ:: محترم یہ قاعدہ تو آپ کے علماء نے بیان کرر کھاہے تو اس سے علی ابن جعد کا رجوع آپ کہاں سے اور کیسے ثابت کر رہے ہیں؟؟ کہانیاں نہ سنائیں محترم مدلل گفتگو کریں۔۔

دوسری بات کہ ایسی بہت سے مثالیں موجود ہیں کہ امام احمد بن حنبل کے راویوں کے بارے میں مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں۔کچھ مثالیں دے رہاہوں ملاحظہ کریں

۱۔مسیب بن شریک

امام احمد بن حنبل اسے ثقہ بھی کہتے ہیں اور ضعیف بھی۔۔

اقوال الإمام احمد جرح والتعدیل صفحہ ۳۵۹

۲۔مغیرہ بن زیاد البجلی

امام احمد بن حنبل اسے ثقہ بھی کہتے ہیں اور ضعیف بھی۔۔

موسوعۃ اقوال الامام احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۸۷،۳۸۵

۳۔عقبہ بن عبداللہ

ایک جگہ امام احمد سے اسکا پوچھا گیا تو وہ کہتے ہیں براء کی روایت اس سے زیادہ بہتر ہے اور اس کا بھائی ثقہ ہے اور دوسری جگہ خود اس کی توثیق بھی کرتے ہیں۔۔

موسوعۃ اقوال الامام احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۸

٤۔عبدالرحمن بن عبداللہ

ایک جگہ امام احمد کہتے ہیں کہ میں اسے صالح نھیں کہتا اور یہ کثرت سے غلطیاں کرتا تھا اور اسکی احادیث سے راضی نھیں تھے لیکن دوسری جگہ اس کو ثقہ بھی کہتے ہیں اور اس کی احادیث سے راضی بھی ہیں۔۔

موسوعۃ اقوال الامام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۲۹

۵۔ عبدالرحمن بن زناد

امام احمد اس کو ضعیف الحدیث، مضطرب اور کمزور کہتے ہیں لیکن دوسری جگہ اس کی احادیث کو صالح بھی کہتے ہیں۔۔

موسوعۃ اقوال الامام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۲۳

تبصرہ:: ہم فقط انھیں پانچ موارد پر اکتفاء کرتے ہیں اب حذیفہ صاحب آپ یہ بتائیں کہ اس میں بھی رجوع والی کہانی ہے؟؟

راویوں نے اپنی ضعف سے رجوع کر لیا تو امام احمد نے ان کو ثقہ کہنا شروع کر دیا؟؟

عجیب کہانی گھڑی تھی آپ نے لیکن وہ تو ہوا میں اڑ گئی اب الحمد للہ۔۔

اب ایک پوائنٹ یہ بھی لے لیں کہ رفض امام احمد کے نزدیک کوئی جرح نھیں تھی جیسا کہ انھوں نے خود علی ابن جعد کو ثقہ قرار دیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ صحابہ کے خلاف بولتا ہے۔۔۔

آپ کی ہی پیش کردہ دلیل پیش خدمت ہے

قُلتُ لِعَبدِ اللّٰہِ بنِ أَحمَدَ بنِ حَنبَلٍ: لِمَ لم تَکتُب عَن عَلِيِّ بنِ الجَعدِ؟ فقالَ: «نَھَانِي أَبِي أَن أَذهَبَ إِلَیهِ، فکَانَ یَبلُغُهُ عَنهُ أَنّهُ یَتنَاوَلُ أَصحابَ النَّبِيِّ" ". صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ

میں نے عبداللہ ابن احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ علی ابن جعد کی روایتیں کیوں نھیں لکھتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے " منع کیا میں اس کی روایتیں لوں یا اس کے پاس جاؤں اور اسکے بارے میں ان کو خبر ملی ہے کہ وہ نبی ﷺ و آپ کے صحابہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا "۔۔

الضعفاء الکبیر لعقیلي جلد ۳ صفحہ ۲۲۵

اس کا مطلب صاف ہو گیا کہ علی ابن جعد کا معاویہ کے بارے میں قول صحیح ہے جس پر امام احمد کی تصدیقی مہر بھی لگ گئی۔۔

دوسری بات یہ کہ امام احمد کا ابن جعد کو ثقہ کہنا اور دوسری جگہ روایت لکھنے سے منع کرنا انکا اپنا اجتہاد ہے جیسا کہ مذکورہ راویوں پر ہم نے پیش کیا، اس چیز کا راوی کے رجوع سے کوئی لینا دینا نھیں ہے۔

لہذا علی ابن جعد کا صحابہ کو مطلب معاویہ کو برا بھلا کہنا ثابت ہوتا ہے اور امام احمد کا اس کی توثیق کرنا بھی ثابت ہے حوالہ نوٹ کیجیئے۔۔

موسوعۃ اقوال الامام احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۴

لہذا معاملہ آپ کے خلاف ہو گیا حذیفہ صاحب کیونکہ امام احمد اس کو ثقہ بھی کہتے ہیں اور صحابہ کو برا کہنے کی بات بھی تسلیم کرتے ہیں لہذا علی ابن جعد کا معاویہ کے بارے میں وہ قول ثابت ہوا۔۔

الحمد للہ۔

پوائنٹ نمبر ۵ : علی ابن جعد کا معاویہ سے روایات لینا

اس پر ہم پوائنٹ نمبر ۳ میں تبصرہ کر آئے ہیں کہ اگر علی ابن جعد کا معاویہ سے روایت لینا اس کے معاویہ کے معتقد ہونے کو ثابت کرتا ہے تو پھر آپ کی صحیحین میں نبی ﷺ و آلہ کا خودکشی کرنے جانا امام بخاری کا عقیدہ ثابت ہوگا،، منظور ہے ؟؟ اور بھی جو کچھ جس عالم نے نقل کیا وہ اسی کا عقیدہ سمجھا جائے گا بتائیں منظور ہے ؟؟ کیسی کیسی کہانیاں گھڑتے ہیں آپ لوگ اپنا آپ بچانے کیلئے۔۔۔

پوائنٹ نمبر ٦ : امام ابن معین کا طوفانی قاعدہ

یہاں دیکھیئے کہ اب حذیفہ صاحب کیسی کہانی لے کر آئے ہیں جس سے اپنے موقف پر دلیل پیش کر رہے ہیں۔۔

امام ابن معین کا طوفانی قاعدہ دیکھیئے

اھل سنت کے بڑے امام، امام یحیی ابن معینؒ ایک اصول بیان کرتے ہیں، ان کے شاگرد عباس الدوري نقل کرتے ہیں کہ امام یحیی ابن معینؒ نے فرمایا :

". وكل يشتم عثمان أو طلحة أو أحدا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، دجال لا يكتب عنه وعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين"

اور ہر وہ شخص جو عثمان یا طلحہ رضی اللہ عنھما یا نبی ﷺ و آلہ کے کسی ایک صحابی کو گالی دے تو وہ شخص دجال ہے، اس سے (کچھ بھی) نہ لکھا جائے اور ایسے شخص پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو"۔۔

تاریخ ابن معین روایۃ الدوري:#2670

معلوم ہوا ابن معین کے نزدیک جو کسی ایک صحابی کو گالی دی وہ دجال ہے اسکی حدیث نہیں لکھی جائے گی،،۔۔۔

اب دیکھیئے یہ اصول کیسے ہوا ہوتا ہے، ملاحظہ ہوں ایک صحیح حدیث :

قَالَ: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ وَكُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ عَنْ أَبِي غَادِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقَعُ فِي عُثْمَانَ يَشْتِمُهُ بِالْمَدِينَةِ۔

صحابی اور قاتل عمار ابو غادیہ کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ میں حضرت عمارؓ کو حضرت عثمان کو گالیاں دیتے ہوئے سنا۔۔

سلسلہ احادیث الصحیحہ جلد ۵ صفحہ ۱۹

امام البانی اس کی سند کو صحیح کہتے ہیں۔۔۔

اب بتایئے گا حذیفہ صاحب یہ قاعدہ اور اصول کیسا رہے گا؟؟ اب ابن معین کا فتوی حضرت عمار یاسرؓ پہ بھی آرہا ہے جس سے ابن معین خود رفض کے درجے میں چلے گئے۔

جواب لازمی دیجیئے گا۔۔

اسی کے ذیل میں حذیفہ صاحب کی ایک اور کہانی دیکھیئے

اب دیکھتے ہیں امام ابن معین نے علی ابن جعد کے بارے میں کیا کہا ہے؟؟

: امام خطیب بغدادی اپنی سند صحیح سے فرماتے ہیں کہ ابن معین کہتے ہیں

". أيهما أحب اليک في شعبة: آدم أو علي بن الجعد؟ فقال كلاهما ثقة"

علی ابن جعد ثقہ ہیں"۔ "

تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص صفحہ ۲۸۳

معلوم ہوا کہ ابن معین نے ابن جعد کو سنی ہی پا کر ان کو ثقہ کہا اگر وہ رافضی ہوتے تو قطعاً ابن معین ان کو ثقہ نہ کہتے کیونکہ ابن معین کے نزدیک ہر وہ شخص جو نبی ﷺ و آلہٖ کے کسی ایک صحابی کو بڑا کہے وہ دجال ہے بلکہ اس کی حدیث نھیں لکھی جاتی تو کافر کہنے والا کیا ہو گا؟؟

یہاں حذیفہ صاحب نے یہ ساری کہانی لکھ کر یہ تاثر دیا کہ علی ابن جعد تو سنی ہو گیا تھا تبھی ابن معین نے اسے ثقہ کہا کیونکہ روافض کو یعنی صحابہ کو برا بھلا کہنے والوں کو وہ قبول نھیں کرتے تھے۔۔۔(اللہ اکبر)

اتنا بڑا جھوٹ؟؟ اتنا بڑا دھوکہ؟؟ اب دیکھیئے قارئین کرام اب اس دھوکے کا پردہ فاش کیا جاتا ہے۔۔

امام ابن معین خود غالی اور حد سے بڑھے ہوئے شیعوں کو یہاں تک کہ حضرت عثمان کو گالیاں دینے والوں کو بھی ثقہ کہتے ہیں

۱۔اسماعیل بن خلیفہ

امام ابن معین اس کو ثقہ کہتے ہیں اور حد سے بڑھا ہوا شیعہ بھی کہتے ہیں۔۔

قال الدوري: سمعت يحيى يقول: أبو إسرائيل الملائي، ثقة۔

و قال ابن طهمان، عن يحيى بن معين: عبد الله بن عياش، ليس به باس، ما أقربه من ابي اسرائيل الملائي، كان أبو إسرائيل يغلو في الشيعة۔

موسوعہ اقوال ابن معین جلد ۱ صفحہ ۲۳۹

۲۔سالم بن ابی حفصہ

امام ابن معین اس کو ثقہ بھی کہتے ہیں اور غالی شیعہ بھی کہتے ہیں۔۔

و قال ابن الجنيد: سمعت يحيى بن معين يقول: سَالم بن أَبي حَفْصَة ليس به باس،۔كان مغليا من الشيعة۔

و قال الدارمي: قلت يحيى بن معين: سَالم بن أَبي حَفْصَة؟ فقال: ثقة۔

موسوعہ اقوال ابن معین جلد ۲ صفحہ ۱۳۵

۳۔یونس بن خباب

امام ابن معین خود لکھتے ہیں کہ یہ حضرت عثمان کو گالیاں دیتا تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے ثقہ بھی کہتے ہیں۔۔

و قال الدوري: سمعت يحيى يقول: كان يونس بن خباب يشتم عثمان۔

و قال ابن ابي خيثمة: سمعت يحيى بن معين يقول: يونس بن خباب لمكي، ثقة۔

موسوعہ اقوال ابن معین جلد ۵ صفحہ ۱۹۰

٤۔ہارون بن سعد

امام ابن معین خود اس کی غالی شیعہ تسلیم کرتے ہیں اور اسے ثقہ بھی کہتے ہیں۔۔

. قال الدوري: سألت يحيى بن معين عن هارون بن سعد كيف هو؟ فقال: ليس به بأس

و قال الدارمی: سمعت يَحْيى يَقُول والمسعودي عن هَارُون بن سعد وكان هَارُون بن سعد من المغلية فِي التَشيع

موسوعہ اقوال ابن معین جلد ٥ صفحہ ٤٦٩

تبصرہ: ہاں جی جناب حذیفہ صاحب یہ تھی آپ کی علمیت؟ یہ کیسا اصول کہ اس کو بنانے والا خود اس پر عمل نہیں کر رہا؟ اور آپ آنکھیں بند کر کے ابن معین کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جیسا کہ وہ پتھر پر لکیر ہو۔۔

اور ہاں ایک بات یاد رکھیئے گا یہ صرف اور صرف ابن معین کے اقوال تھے ورنہ اگر میں ایسے راوی پیش کروں کہ جن کو دوسرے علماء نے رافضی کہا ہے اور ابن معین نے ان کی توثیق کی ہے تو حوالاجات کے انبار لگ جائیں گے۔۔

لہذا جناب آپ کا یہ اصول اور قاعدہ تو ہوا میں گل ہو گیا کیونکہ خود ابن معین نے جزبات میں آ کر وہ لکھ دیا جو مستقل قاعدہ نہیں بنایا ورنہ کم از کم خود تو اس پر قائم رہتے۔۔

اور ویسے بھی اگر یہ قاعدہ مانا بھی جائے تو بھی صحابہ ہاتھ سے جائیں گے۔ آپ کا جھوٹ، فریب، دھوکہ یہاں بے نقاب ہوا۔۔

پوائنٹ نمبر ۷: داودی کی خود سے زیادتی اور اس پر حذیفہ صاحب کی زیادتی

ادھر حذیفہ صاحب نے بات کو بہت گول مول کرنے کی کوشش کی اور بہت بڑا دھوکہ دینے کی کوشش کی۔۔

حضرت حذیفہ صاحب کہتے ہیں

اب آتے ہیں اسماء الرجال سے نابلد شخص کے "پوائنٹ نمبر 3" پر کہ حمانی رافضی ضعیف کے قول پر کو کہا گیا "کذب عدو اللہ" یہ الفاظ داودی کی زیادت ہے تو یہ دلویہ کے الفاظ نہیں ہیں، سب سے پہلے بتاتا چلا ہوں اگر ثقہ کی زیادت ہو تو مقبول ہوتی ہے، یہاں بھی ثقہ کی زیادت ہے اب اسماء الرجال سے نابلد انسان جس کو اسانید کا تعین کرنا بھی نہیں آتا اس نے منہ اٹھا کہہ دیا کہ یہ داودی کی زیادت ہے یہ قبول نہیں ہے بلکہ داودی کی دلویہ سے ملاقات ہی ثابت نہیں ہے،،،، اس اسماء الرجال سے نابلد شخص کو اتنی تمیز نہیں کہ یہ زیادت ہے کس کی اور آئمہ نے یہ زیادت کس کی بتائی ہے ظاہر سی بات ہے یہ زیادت دلویہ سے روایت کرنے والے امام ابو شیخؒ کی ہے جس کو داودی نے نقل کیا ہے، حمانی والے قول کی جو سند ہے الضعفاء الکبیر لعقیلی کی جس میں زیادت نہیں ہے وہ یہ ہے :

أبو جعفر محمد بن عمرو العقيلي (م ٣٢٢ ھ) نے کہا: حدثني أحمد بن محمد بن صدقة قال: سمعت زياد بن أيوب دلويه سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول: «مات معاوية على غير ملة الإسلام».

الضعفاء الكبير: ج ٤ ص ١٤ ت ٢٠٣٩ بتحقيق دكتور عبد المعطي أمين قلعجي، دوسرا نسخہ: ج ٤ ص ١٥٢٤ ت ٢٠٤٣ بتحقيق {أبو مصطفى حمدي بن عبد المجيد بن إسماعيل بن عمر بن إبراهيم السلفي، تیسرا نسخہ: ج ٤ ص ٢٥٩ ت ٢٠٤٥ بتحقيق مركز البحوث وتقنية المعلومات دار التأصيل، چوتھا نسخہ: ج ٦ ص ٣٨٤ رقم ٦٦٥٤ ت ٢٠٤٦ والطبعة الثانية: ج ٦ ص ٣٨٠ رقم ٦٦٥٤ ت ٢٠٤٦ بتحقيق دكتور مازن بن محمد السرساوي}.

یہ سند احمد بن محمد بن صدقہ کی ہے جس میں زیادت نہیں ہے البتہ خطیب بغدادیؒ نے بھی یہی سند اپنی تاریخ بغداد میں ذکر کی تھی اور ایک دوسری سند بھی ذکر کی ابو بکر محمد بن عمر الداودی کے حوالے سے جس میں زیادت ہے "کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا" اب یہ زیادت ہے امام ابو شیخؒ کی اور اس زیادت کو نقل کرنے والے ہیں داودی تو امام خطیب بغدادیؒ نے کہا :

وزاد الداودي قال دلوية: (كذب عدو الله)

کہ داودی نے زیادت کی (اپنی سند میں) کہ دلویہ نے کہا: اللہ دشمن نے جھوٹ بولا۔

اب اس رافضی گھمنڈ اسماء الرجال سے نابلد شخص نے یہ سمجھ لیا کہ یہ زیادت داودی کی ہے اور داودی کی تو دلویہ سے ملاقات نھیں ہے اس جاہل کو یہ سمجھ نھیں آیا کہ یہ زیادت ابو شیخؒ کی ہے جس کو نقل داودی نے کیا اور اسی پر امام خطیب بغدادیؒ نے کہا کہ یہ داودی نے زیادت کی ہے یعنی اس سند سے کیونکہ خطیب بغدادیؒ نے دو اسانید ذکر کی ہیں ملاحظہ کریں :

امام خطیب بغدادی (م ٤٦٣ھ) نے کہا:

أخبرنا العتيقي، أخبرنا يوسف بن أحمد الصيدلاني، حدثنا محمد بن عمرو العقيلي، حدثني أحمد بن محمد بن صدقة قال: سمعت زياد بن أيوب دلويه.

وأخبرنا القاضي أبو بكر محمد بن عمر الداودي، أخبرنا محمد بن العباس بن الفرات، حدثنا محمد بن عبد الله الشافعي قال: سمعت أبا شيخ الأصبهاني يقول:

«سمعت دلويه يقول: سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول: «كان معاوية. وفي حديث العتيقي: مات معاوية على غير ملة الإسلام».

«وزاد الداودي قال دلويه: «كذب عدو الله».

{تاريخ بغداد: ج ١٤ ص ١٦٧ ت ٤٨٣ ٧، دوسرا نسخہ: ج ١٤ ص ١٨٠ - ١٨١ ت ٧٤٨٣ بتحقيق مصطفي عبد القادر عطاء، تیسرا نسخہ: ج ١٦ ص ٢٦٢ ت ٧٤٣٥ بتحقيق دكتور بشار عواد معروف}.

یہ تھی زیادت کی حقیقت اور یہ زیادت ابو شیخؒ ثقہ کی ہے جو قبول ہے ہمارے تین آئمہ نے گواہی بھی دی ہے کہ یہ زیادت ابو شیخؒ کی ہے۔

والحمد للہ۔۔

۱۔امام جمال الدین یوسف مزیؒ نے کہا

وقال أحمد بن محمد بن صدقة البغدادي، وأبو شيخ الأصبهاني عن زياد بن أيوب الطوسي دلويه: سمعت يحيى بن عبد الحميد الحماني يقول: مات «معاوية - وفي حديث أبي شيخ: كان معاوية - على غير ملة الإسلام. قال أبو شيخ: قال دلويه: كذب عدو الله».

{الكمال في أسماء الرجال: ج ۳۱ ص ۴۲۹ ت ۶۸۶۸، وطبعة جديدة: ج ۸ ص ۶۳ ت ۴۶۳ ۷ بتحقيق دكتور بشار عواد معروف}.

۲۔امام ابو عبداللہ محمد بن احمد ذھبیؒ نے کہا

وقال أحمد بن محمد بن صدقة، وأبو شيخ، عن زياد بن أيوب دلويه، سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول: مات معاوية على غير ملة الإسلام. قال «أبو شيخ: قال دلويه: كذب عدو الله».

{سير أعلام النبلاء: ج ۱۰ ص ۵۳۳ ت ۱۷۰، الطبعة مؤسسة الرسالة، دوسرا نسخہ: ج ۳ ص ۴۱۸۰ ت ۶۶۴۶ الطبعة بيت الأفكار الدولية}.

۳۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے کہا

وقال أبو شيخ الأصبهاني عن زياد بن أيوب الطوسي دلويه سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول كان معاوية على غير ملة الإسلام قال أبو شيخ قال «دلويه كذب عدو الله».

{تهذيب التهذيب: ج ۱۱ ص ۲۴۶-۲۴۷ ت ۳۹۸، دوسرا نسخہ: ج ۴ ص ۳۷۲ بتحقيق إبراهيم الزيبق وعادل مرشد، تیسرا نسخہ: ج ۶ ص ۱۵۷ ت ۸۷۶۵ الطبعة دار إحياء التراث العربي ومؤسسة التاريخ العربي، چوتھا نسخہ: ج ۷ ص ۲۷ ت ۸۸۸۹ بتحقيق عادل أحمد عبد الموجود وعلي محمد معوض}.

والحمد للہ تین آئمہ امام مذی،امام ذھبی،امام ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ یہ زیادت ابو شیخؒ کی ہے اب چونکہ اس کو نقل کرنے والے داودی ہیں تو خطیب بغدادیؒ نے دو واسانید ذکر کی اور کہا کہ داودی کی سند میں زیادت ہے۔ جس سے اسماء الرجال سے نابلد شخص کو دھوکہ ہوا اور وہ جلد بازی میں لکھ گیا کہ یہ داودی کی زیادت ہے داودی سے تو دلویہ کی ملاقات نھیں ہے، حالانکہ یہ زیادت ابو شیخؒ کی ہے جسکو داودی نے نقل کیا ہے اور یہ ثقہ کی زیادت ہے اور یہ قبول ہے، والحمد للہ۔۔

اس کا جواب ہم دیتے ہیں کہ حذیفہ صاحب آپ نے یہاں بھی بہت بڑا دھوکہ دیا ہے اور اپنے علماء کی تدلیس کو بطور دلیل پیش کر رہے ہیں ۔۔

حافظ مزی، امام ذہبی اور ابن حجر نے یہ روایت کہاں سے نقل کی؟؟ان کا اصل ماخذ کیا تھا؟؟ ظاہر ہے ان تینوں نے یہ روایت تاریخ بغداد امام خطیب سے نقل کی جبکہ خطیب بغدادی نے کیا الفاظ لکھے ہیں؟

ملاحظہ کریں

وزاد الداودي قال دلوية: (كذب عدو الله)

داودی نے زیادتی کی کہ دلویہ نے کہا: اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا۔۔

جب اصل ماخذ میں یہ زیادت داودی کی طرف منسوب ہے تو بعد میں آنے والے متاخرین نے اس کو ابو شیخ کی طرف کیسے منسوب کر دیا ؟؟ کیا یہ کھلم کھلی تدلیس نھیں؟؟ اور آپ اسی تدلیس سے اپنا فائدہ حاصل کرنے کی سوچ رہے ہیں؟؟ حذیفہ صاحب تھوڑی سی شرم چاہیئے۔۔

مثال دیتا ہوں کہ امام بخاری ایک قول حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں لیکن بعد میں آنے والے لوگ کہیں کہ یہ قول حضرت عائشہ کا نھیں بلکہ سند میں موجود فلاں کا ہے تو کیا اس کے لیئے قرینہ نھیں چاہیئے؟؟ یا آنکھیں بند کر کے مان لیا جائے گا؟؟ لیکن یہاں تمام قرائن متاخرین کے خلاف ہیں۔۔

ملاحظہ فرمائیں

۱۔الکامل امام عقیلی میں جو روایت نقل ہوئی ہے اُس میں دلویہ کے یہ الفاظ موجود نہیں ہیں

.«حدثني أحمد بن محمد بن صدقة قال: سمعت زياد بن أيوب دلويه سمعت يحيى بن عبد الحميد يقول: «مات معاوية على غير ملة الإسلام

۲۔دلویہ نے خود یہی الفاظ علی ابن جعد سے نقل کیئے کہ معاویہ کی موت کفر پر ہوئی لیکن وہاں بھی ایسے کوئی الفاظ نہیں کہ اس نے جھوٹ بولا۔۔

۳۔خطیب بغدادی نے دوسری سند سے اس کو نقل کیا جس میں وہ خود لکھتے ہیں کہ داودی نے زیادت کی کہ دلویہ نے کہا کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے لیکن متاخرین نے خطیب سے ہی نقل کر کے اس قول کی نسبت داودی سے ابو شیخ کی طرف کر دی جو کہ واضح تدلیس کی علامت ہے۔۔

٤۔داودی کی یہ زیادت کیسے حجت ہو سکتی ہے جبکہ داودی نے اس کو دلویہ کا قول کہہ کر بیان کر دیا جبکہ ان کی ملاقات دلویہ سے ہے ہی نہیں اور اگر وہ دلویہ کے الفاظ ہوتے تو امام عقیلی والی سند میں بھی ہوتے اور علی ابن جعد کے بارے میں بھی ہوتے۔۔

" آخر میں ایک اور تحفہ خاص حذیفہ صاحب کے نام "

آخر یہ بات شروع کہاں سے ہوئی کہ علی ابن جعد اور یحیی حمانی کو کہنا پڑا کہ معاویہ کی موت کفر پر ہوئی؟؟

: اب ان دونوں اقوال کی اصل آپ کی نظر کر رہا ہوں، ملاحظہ کریں

عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يطلع عليكم من هذا الفج رجل يموت على غير ملتي، قال: وكنت
.تركت أبي قد وضع له وضوء، فكنت كحابس البول مخافة أن يجيء، قال: فطلع معاوية فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هو هذا

عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اس چٹان کے پیچھے سے ایک بندہ نمودار ہو گا کہ اس کی موت میری ملت (یعنی اسلام) کے علاوہ (یعنی کفر پر ہو گی)"۔۔۔، "

پس معاویہ وہاں سے نمودار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ بندہ ہے۔۔

انساب الاشرف جلد ۵ صفحہ ۱۳٤

امام ھیثمی نے بھی اس کی جیسی روایت اپنی کتاب میں نقل کی اور اس کی سند کہ جو انساب الاشرف میں موجود روایت کی سند جیسی ہے کو صحیح قرار دیا ہے ملاحظہ فرمائیں

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیطلعن علیکم رجل یبعث یوم القیامۃ علی غیر سنتي أو علی غیر ملتي وکنت ترکت أبي في المنزل فخفت أن یکون ھو فاطلع رجل غیرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ھذا.

رواہ الطبراني في الکبیر ورجالہ رجال الصحیح إلا أن فیہ رجلا لم یسم۔

مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۳۰۷

تبصرہ: حذیفہ صاحب اب زبیر علی زئی والا کام مت کیجیئے گا کہ انساب الاشرف کتاب کی تو سند ہی نھیں ہے و فلاں و فلاں،، ورنہ ہم آپ کو کہاں کہاں سے دلائل دیں گے اس کتاب کی حجت پر کہ آپ کو بہت بڑی حذیمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اور جناب اب تو علی ابن جعد اور یحیی الحمانی کے قول کی اصل صحیح حدیث نقل آئی ہے لہذا آپ خود آگے سمجھدار ہونگے۔۔

پوائنٹ نمبر ۸: یحیی بن عبد الحمید الحمانی راوی پر تبصرہ

اس پر بھی حذیفہ صاحب نے جھوٹ اور دجل سے کام لیتے ہوئے بہت زیادہ خیانتوں سے کام لیا سب سے پہلے ان کی بات ملاحظہ کریں ذرا

تبصرہ: : یہاں پر موصوف نے کتنا بڑا دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے یحیی بن عبد الحمید کو اھل سنت کے کافی علماء قبول کرتے ہیں پھر اسماء الرجال سے نابلد شخص نے شیخ، حافظ جیسے القابات سے حمانی رافضی ضعیف جس کی کوئی حیثیت نھیں ہے اس کو معتبر ثابت کرنا چاہتے ہیں، میں سب سے پہلے میزان الاعتدال سے حمانی کے متعلق ذکر کر رہا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی ذہن نشین رہے کہ کہ جو شیخ، حافظ جیسے القابات ہیں وہ کلمہ توثیق نہیں ہیں بلکہ اسکے مقابلے میں جرح مفسر موجود ہے، والحمد للہ۔۔۔

امام احمد بن حنبلؒ نے کہا

کان یکذب جھارا"۔ "

یہ کھلم کھلا جھوٹ بولا کرتا تھا"۔۔ "

جرح والتعدیل لابن ابی حاتم جلد ٤ صفحہ ١٦٩

امام نسائی نے کہا

" ضعیف "

یہ کمزور ہے"۔ "

الضعفاء والمتروکون لنسائی:656#

امام بخاری نے کہا

کان احمد وعلی یتکلمان فیہ"۔ "

امام احمد وامام نمیرؒ اسکے بارے میں کلام کیا کرتے تھے"۔ "

تاریخ الکبیر البخاري:3037#

امام ذہبی کا اپنا فیصلہ بھی پڑھیں جن کے کلمات شیخ، حافظ سے یہ باور کروایا جارہا تھا کہ اھل سنت کے آئمہ اس مجروح انسان کو قبول کرتے تھے، امام ذہبیؒ فرماتے ہیں :

" قلت إلا انہ شیعي بغیض "

میں کہتا ہوں: البتہ یہ بغض رکھنے والا شیعہ ہے"۔ "

میزان الاعتدال لذھبي:9576#

اور میں نے امام دلویہؒ کے حوالے سے صحیح ثابت کیا کہ حمانی پر انھوں نے خود جرح مفسر کی جس کو قسور اسماء الرجال سے نابلد شخص نے داودی کی بات کہی اور وہ دلویہؒ کی ہی بات تھی جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں، امام ذہبی بھی اسی کی شہادت دیتے ہیں، امام ذہبی کہتے ہیں :

قال زیاد کذب عدو اللہ"۔ "

زیاد یعنی دلویہ کہتے ہیں: اللہ کے اس دشمن نے جھوٹ بولا"۔ "

میزان الاعتدال: #9576

اس کے بعد امام ذہبی اپنا فیصلہ دیتے ہیں

قلت ضعف۔

میں کہتا ہوں: اسے ضعیف قرار دیا گیا"۔ "

میزان الاعتدال: #9576

اسکے بعد امام ذہبیؒ مزید لکھتے ہیں

یحیی بن عبد الحمید الحماني: "حافظ منکر الحدیث"۔ "

المغني لذهبي: #7006

دیکھ رہے ہیں امام ذہبی حافظ کے ساتھ منکر الحدیث کہہ کر جرح مفسر کر رہے ہیں تو ایسے انسان کو اھل سنت کے آئمہ کہاں قبول کرتے ہیں ؟؟؟

البتہ امام ابن معینؒ نے اسے ثقہ کہا لیکن امام ابن معینؒ کو اس کے بارے میں علم نھیں تھا کیونکہ امام ابن معینؒ کا منہج یہ ہے کہ جو نبی ﷺ کے کسی ایک صحابی پر تنقیص کرے وہ دجال ہے جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔۔

اسکے بعد امام بوصیریؒ کا فیصلہ ملاحظہ کریں، فرماتے ہیں

يحيى بن عبد الحميد الحماني وقد ضعفه الجمهور"۔ "

یحیی بن عبدالحمید حمانی کو جمھور نے ضعیف کہا ہے"۔ "

اتحاف الخيرة المهرة لبوصيري:#9434

اور اسماء الرجال سے نابلد شخص کہتا ہے کہ اھل سنت کے کافی سارے علماء قبول کرتے ہیں، کیا تحقیق ہے، سبحان اللہ!۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

قارئین کرام آپ نے غور کیا حذیفہ صاحب نے کہا کہ یحیی حمانی پر ہم نے شیخ، حافظ جیسے الفاظ سے اس کی توثیق ثابت کی،،، اتنا بڑا جھوٹ ؟؟؟

حذیفہ صاحب کتنے حوالاجات دیئے تھے؟

اب ملاحظہ کیجیئے کہ کتنے علماء یحیی الحمانی کی توثیق کے قائل ہیں

۱۔ مطین اسے ثقہ کہتے ہیں۔

. وقال مطين: سألت محمد بن عبدالله بن نمير عن يحيى الحماني، فقال: هو ثقة، هو أكبر من هؤلاء كلهم، فاكتب عنه

سير أعلام النبلاء جلد ١٠ صفحه ٥٣٢

۲۔ یحیی ابن معین اسے ثقہ کہتے ہیں۔

.وأما يحيى بن معين: فروى عنه عباس: أبو يحيى الحماني ثقة، وابنه ثقة

.وقال أحمد بن زهير عنه: يحيى الحماني ثقة

سير أعلام النبلاء جلد ١٠ صفحه ٥٣٤
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

۳۔عثمان بن سعید کہتے ہیں کہ یہ صدوق مشھور ہیں اور کوفہ میں ان کا کوئی ثانی نھیں۔

وروی عنہ عثمان بن سعید: صدوق مشھور، ما بالکوفۃ مثلہ، مایقال فیہ الا من حسد۔

سیر أعلام النبلاء جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۵

٤۔احمد بن منصور الرمادی کہتے ہیں کہ یہ ابن ابی شیبہ سے زیادہ ثقہ ہیں۔

. وقال أحمد بن منصور الرمادي: هو عندي أوثق من أبي بكر بن أبي شيبة،

سیر أعلام النبلاء جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۵

۵۔عثمان بن سعید اور احمد الرمادی کہتے ہیں کہ یحیی الحمانی پر حسد کی وجہ سے جرح کی گئی ہے۔

عثمان بن سعید: مایقال فیہ الا من حسد۔

. أحمد بن منصور الرمادي: وما يتكلمون فيه إلا من الحسد

سیر أعلام النبلاء جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۵

٦۔ابن معین بھی یہی کہتے ہیں کہ کوفہ والے سارے یحیی سے حسد کرتے تھے۔

. وقال أحمد بن زهير، عن ابن معين: ماكان بالكوفة في أيامه رجل يحفظ معه، وهؤلاء يحسدونه

سیر أعلام النبلاء جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۵

اب جناب حذیفہ صاحب مجھے اس سے کوئی سروکار نھیں کہ آپ کے سو عالم اس پر جرح مفسر کریں یا دو سو کریں۔ میں نے صرف یہ بات کہی تھی کہ آپ کے بعض علماء اس کی توثیق بھی کرتے ہیں اور یہ بھی آپ کے ہی آئمہ نے کہا ہے کہ یحیی پر جرح حسد کی وجہ سے کی گئی اور یہ تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ حسد یا تعصب کی وجہ سے کی گئی جرح کا کیا مقام ہوتا ہے؟؟

اور آپ کا یہ کہنا کہ ابن معین کو اس بات کا علم نہ ہو سکا کہ یحیی حمانی صحابہ کی گستاخی کرتا ہے تو یہ آپ کی اپنی گپ ہے کیونکہ اوپر ہم نقل کر آئے ہیں کہ ابن معین کے اس قاعدے کی حیثیت کیا ہے۔۔

پوائنٹ نمبر ۹ :امام بخاری کا جھمیہ کو کافر کہہ کر اُن سے روایات لینا

یہاں حذیفہ صاحب نے زیادہ اچھلنا شروع کر دیا کہ شعیب ارنووط کا یہ بیان مبہم ہے فلاں ہے فلاں ہے۔۔

ہم کہتے ہیں کہ جنابِ محترم،، ہم نے تو فقط آپ کے عالم کا قول نقل کیا ہے کہ جہاں امام بخاری نے جھمیہ کو کافر کہا اور ان کو کافر نہ کہنے والوں کو جاہل کہا ہے تو اس کے جواب میں شعیب ارنووط نے ان کا رد کیا کہ یہ بخاری کا غلو ہے کہ ایک طرف وہ جھمیہ کو کافر کہہ رہے ہیں اور دوسری طرف ان سے اپنی صحیح میں روایات لیتے ہیں۔۔

اعتراض اپنے محقق پر کریں ہمیں کیا کہتے ہیں، ہم تو فقط ناقل ہیں۔۔

باقی حضرت آپ ذرا غور کریں ساری گفتگو پر کہ آپ کے بقول بخاری میں کوئی رافضی راوی نہ تھا لیکن امام احمد بن حنبل کے بقول بھی علی ابن جعد صحابہ کستاخ تھا اور علی ابن جعد سے بھی ثابت ہے کہ وہ معاویہ کو کافر کہتا تھا۔۔۔

باقی بخاری میں ناصبی راوی موجود ہیں جو حضرت علیؑ پر منبر سے لعنت کرتے تھے (معاذاللہ)، بخاری میں خارجی موجود ہیں جو حدیث کے مطابق جہنم کے کتے ہیں، بخاری میں بہت سارے رافضی بھی موجود ہیں جو صحابہ کو برا بھلا کہتے تھے بلکہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جن راویوں کو خود امام بخاری ضعیف کہتے ہیں ان سے بھی اپنی صحیح میں روایات لیتے ہیں بلکہ امام بخاری خود مدلس تھے جو احادیث میں تدلیس کرتے تھے۔۔

امام بخاری اگر اتنے ہی بڑے عالم ہوتے تو امام ابن ابی حاتم کو "بیان خطاالبخاری" کے نام سے کتاب لکھ کر امام بخاری کی رجال کے معاملے میں کی گئی غلطیاں highlight نہ کرنی پڑتی۔

*** ساری بات کا خلاصہ ***

علی ابن جعد جو کہ صحیح بخاری کا راوی ہے۔اس نے معاویہ کو کافر کہا جیسا کہ دلوبیہ کی روایت اور امام احمد بن حنبل کے قول سے ثابت ہے اور علی ابن جعد کا اپنے عقیدے اور اپنی بات سے رجوع کرنا ثابت نہیں ہے۔اس پر جو کہانیاں سنائی گئ تھیں وہ تو ساری ہوا ہو گئی۔۔

لہذا بخاری میں موجود یہ راوی رافضی ہے اور معاویہ کے کفر کا قائل ہے۔۔

انتہی

:: مفتی محمد حذیفہ

😂 لولز

😂😂😂 اب مختصر میں تبصرہ کرتا ہوں ! اس کا پھر دیکھیئے گا اس نے کیسی جہالت بکھیری ہے

اس کا ردان شاءاللہ وقت ملتے ہی بھیجتا ہوں۔۔۔۔

یہ صرف عوام کو خوش کرنے کیلیئے ہوتا ہے حالانکہ آپ دونوں مضمون پڑھ لیں تو خود دھیان دیئے گا کہ ابھی تک صحیح جواب نہیں دیا خیر اس جواب دیتا ہوں۔۔۔

انتہی

قارئین کرام یہ آخری دو کمنٹ آئے تھے 12 جون 2021 کو حذیفہ صاحب کی طرف سے۔۔

اس کے بعد کوئی جواب نہ آیا اب تک کئی مہینے گزر گئے ہیں۔۔۔